www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org bakhtiar2k@hotmail.com
www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.marfat.com

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۲۷

یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَابْتَغُوْا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ وَجَاھِدُوْا فِیْ سَبِیْلِہٖ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ

رسالہ انوار الصوفیہ

جلد ۱ بابت ماہ شوال ۱۳۲۲ھ نمبر ۴

جنوری سنہ ۱۹۰۵ء

انجمن خدام الصوفیہ کی طرف سے

مطبع فیض عام لاہور میں طبع ہو کر شائع ہوا

www.charaghia.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain scribd: bakthiar2k
http://vimeo.com/user13885879/video www.haqwalisarkar.com Youtbue bakhtiar2k

انوار الصوفیہ رسائل پیر سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری
نے انجمن خدام الصوفیہ کے زیر اہتمام 1904 کو شروع کروایا تھا

رسالہ انوار الصوفیہ کی 1904 کی ابتدائی 12 جلدیں مہیا
کرنے پر میں پروفیسر فاروق منشاد صاحب کا مشکور ہوں

تاجدار بہاولپور
پروفیسر محمد منشاد علی جماعتی رحمتہ اللہ علیہ
خلیفہ مجاز علی پور سیداں شریف

نوٹ: یہ رسائل بابا جی سرکار پروفیسر منشاد صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے
خود پروفیسر فاروق صاحب کو دیے تھے، اور ان تمام رسائل
کی سکینگ کا تمام کام پروفیسر فاروق صاحب نے کیا ہے،
جن کی لسٹ مندرجہ بالا ہے (بختیار حسین جماعتی)
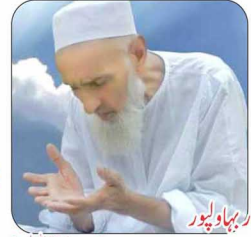
پروفیسر فاروق منشاد جماعتی

1 1904 Agust	5 1905 February	9 1905 June
2 1904 September	6 1905 March	10 1905 July
3 1904 October	7 1905 April	11 1905 Agust
4 1905 January	8 1905 May	

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain
http://ameeremillat.com.pk www.flickr.com/photos/91889703@N07
http://ameer-e-millat.com www.facebook.com/groups/alipurmureeds./
http://www.ameeremillat.com http://vimeo.com/user13885879/videos
http://www.haqwalisarkar.com www.jamaatali.blogspot.com
http://wwwnfiecomblogspotcom.blogspot.com/2009/06/
www.marfat.com www.maktabah.org

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org bakhtiar2k@hotmail.com
www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.marfat.com

مقاصد و اغراض رسالہ انوار الصوفیہ

(۱) اِتّحادِ جمیع سلاسلِ صوفیہ مثلاً نقشبندیہ۔ چشتیہ۔ قادریہ سہروردیہ وغیرہ۔

(۲) اشاعتِ علمِ تصوّف

(۳) فراہمی کُتبِ تصوّف۔

(۴) صُوفیائے کرام کا تذکرہ۔ اخلاق و آداب وغیرہ کی تعلیم۔ وغیرہ وغیرہ۔

نوٹ

ہر ایک قسم کی خط و کتابت متعلقہ انجمن خدّام الصُّوفیہ یا رسالہ انوار الصُّوفیہ و ترسیل زر و منی آرڈر و تبادلہ اخبارات و رسالہ جات بنام حافظ ظفر علی دفتر رسالہ انوار الصوفیہ۔ لوہاری منڈی لاہور ہونی چاہئے۔

www.charaghia.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain scribd: bakthiar2k
http://vimeo.com/user13885879/video www.haqwalisarkar.com Youbue bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org bakhtiar2k@hotmail.com
www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.marfat.com

پیارے ناظرین!

(بسم اللہ الرحمن الرحیم)

کوئی مل جائے یا رب محرمِ راز
مجھے کہنا ہے کچھ اپنی زباں میں

اِس سے پہلے الانوار الصوفیہ کے تین نمبر ہدیۂ ناظرین ہو چکے ہیں۔ آج اِس رسالے کا چوتھا نمبر بھی ارسال خدمت ہے۔ حضرات! یہ امر تو صاف ظاہر ہے۔ کہ کسی نئے کام کے شروع کرنے میں کئی ایک اِس قسم کی دِقتیں پیش آجایا کرتی ہیں۔ جنکو راستے سے دُور کئے بغیر کام اپنی باقاعدہ رفتار سے نہیں چل سکتا۔ چُنانچہ اِس سالہ کو بھی ایسی ہی کئی ایک صورتیں پیش آئیں۔ جنکی وجہ سے اِس سالہ کے پہلے تین نمبر باقاعدہ ماہ بماہ معزز ناظرین کی خدمتمیں نہیں پُہنچ سکے۔ اُمید ہے کہ آپ معاف فرمادیں گے۔ اب چونکہ کام باقاعدہ شروع ہوگیا ہے۔ آئندہ ہر قمری مہینہ کی ابتدائی تاریخوں میں یہ رسالہ ضرور آپ کی خدمت میں حاضر ہوُا کریگا۔ قدردان احباب پر ہمیں پُوری توقع ہے کہ اِس نَووارد خرقہ پوش (الانوار الصوفیہ) کا ضرور خیر مقدم کرینگے۔ اور اس کی دِلدہی سے پہلو تہی نہ کرینگے۔ یہ خرقہ پوش یارانِ کُہن کے تذکرے پیش کیا کریگا اور حضرت بایزیدؒ اور جنید رح جیسے مردانِ خُدا کی بیش قیمت زندگیوں کے کارنامے بتائیگا۔ اولیائے کِرام و صوفیائے عظام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کی سوانح عمریاں سُنا کر دِلوں میں عبادت کا شوق اور ذکر الٰہی کا ذوق پیدا کریگا اور علم تصوف کے انوار و برکات اہل عالم کے رُوبرُو ظاہر کرکے اپنے فرض منصبی کو ادا کریگا۔ اور ایسی عام فہم اُردو زبان

www.charaghia.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain scribd: bakthiar2k
http://vimeo.com/user13885879/video www.haqwalisarkar.com Youtbue bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org bakhtiar2k@hotmail.com
www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.marfat.com

میں بیان کریگا - کہ ایک عالم سے لیکر ایک معمولی اردو خواں تک بھی اس فیض بیان
سے محروم نہیں رہیگا - اس نئی روشنی میں اپنے خیالات کی نرالی جھلک اس انداز
سے دکھائیگا کہ ارباب ذوق کو محو تماشا بنائیگا -

ہاں! اتنا ضرور ہے کہ جس وقت یہ آپکی خدمت میں پہنچے - اپنی پوری توجہ اس کیطرف
مبذول فرمائیں - اور اپنے اوقات عزیز کا تھوڑا سا حصہ ضرور اس کی نذر کریں - آپ
پڑھکر اپنے دوستوں کو اس کے مطالعہ کا شوق دلائیں - جمیع اہل اسلام کی خدمت
میں عموماً - اور سالکان طریقت کی خدمت میں خصوصاً التماس ہے - کہ اس سالے کی اشاعت
میں پوری کوشش سے کام لیویں اور اپنے قیمتی مضامین سے حتی الوسع اسکی امداد سے
دریغ نہ فرماویں - اور حضرات سجادہ نشینان کی خدمت میں کمال ادب سے التماس ہے
کہ اپنے بیش بہا مضامین تصوف سے اس رسالہ کی عزت افزائی فرماویں - اور اس
رسالہ کی اصلاح کے متعلق جو کچھ ان کی رائے مبارک میں آوے اُس سے کمترین ایڈیٹر کو
مطلع فرماویں - اور اپنے خدام کو بھی اس کے مطالعہ کا حکم دیویں -

اخیر میں میں اپنے یاروں یعنی قدوۃ الواصلین زبدۃ السالکین واقف اسرار خفی
وجلی عالیجناب حضرت حافظ حاجی مولوی سید جماعت علی شاہ صاحب علیپوری
ادام اللہ فیوضہم وبرکاتہم کے خادموں کو خاص توجہ دلاتا ہوں - کہ یہ رسالہ انجمن
خدام الصوفیہ کیطرف سے شائع ہوتا ہے جس کے رکن اعظم حضرت شاہ صاحب
ممدوح الصدر ہیں - اور اس لحاظ سے یہ رسالہ گویا اُنہی کی ذات پاک کیطرف منسوب ہے
پس ہر ایک یار کا فرض ہے کہ وہ اس رسالہ کی اشاعت میں پوری کوشش کریں اور
اس کی درمی - قلمی - علمی امداد سے پہلو تہی نہ کریں - فقط

ایڈیٹر

www.charaghia.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain scribd: bakthiar2k
http://vimeo.com/user13885879/video www.haqwalisarkar.com Youtbue bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org bakhtiar2k@hotmail.com
www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد و نعت

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

حمد خداوند سرائم نخست — تا شود این نامہ بنامش درست

واجبِ اوّل بوجودِ قدم — نے بوجودے کہ بود از عدم

پیشتر از فکرِ خرد پروراں — بیشتر از وہم فراست گراں

نور فزائے بصرِ دور بین — دیدہ کشائے دلِ عبرت گزیں

فکرت صاحب خرداں خاکِ او — معترفِ عجز در ادراکِ او

دلِ متحیر کہ چہ داند ورا — روح دریں گم کہ چہ خواند ورا

زہرہ ندارد خردِ سست خیز — تا کند اندیشہ دریں راہ نیز

آدمی اینجا بسخن راہ جوست — لیک سخن کے رسد آنجا کہ اوست

ہر کس از و آمدہ در گفتگو — معترفش از ہمہ پوشیدہ رو

رخش علل در رہش افگندہ سم — علت و معلول در و ہر دو گم

کس نبرد راہ بہ تحقیق او — در برد الا کہ بہ توفیق او

ہستیِ ما نزد خرد اند کیست — واں ہمہ با نیستی ما یکیست

من کہ ہمہ ہستی من نیستی است — ہستیِ بے نیست ندانم کہ چیست

نیست شناسندہ ہستی مگر — آنکہ ورا نیست نہ ہستی گذر

نیستی از ہستیِ اوست دست — ہست بود نیست شود ہر چہ ہست

ثابتِ مطلق بصفات احد — زندہ و باقی بہ بقائے ابد

بود در اوّل کس از و پیش نہ
ماند در آخر کس از و بیش نہ

www.charaghia.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain scribd: bakthiar2k
http://vimeo.com/user13885879/video www.haqwalisarkar.com Youtbue bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org bakhtiar2k@hotmail.com
www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.marfat.com

نعتیہ مطلع

الف آدم میں ہے حمد و احمد میں ہے بے مد کا
سبب یہ ہے کہ واں سایہ تھا یاں سایہ نہ تھا قد کا

بلاؤں سے بچے جو نام لے دل سے محمدؐ کا
اثر میم مشدد میں ہے ذو القرنین کی مد کا

جو آنکھیں ہوں تو نام پاک سے پیدا ہے یکتائی
کہ آغوش احد میں جلوہ گر ہے میم احمد کا

رہے خاطر جو دنیا سے بلایا حق نے پاس اپنے
رواں ہمراہ قاصد کے کیا ہدیہ خوشامد کا

مگر حاجی انہیں کا سنگ در اسکو سمجھتے ہیں
لیا کرتے ہیں کعبہ میں جو بوسہ سنگ اسود کا

شروع دفتر امکاں ہیں بسم اللہ کے بدلے
قلم نے نام لکھا لوح پر پہلے محمدؐ کا

فلک پر ہوں نہ کیونکر دیدۂ شمس و قمر روشن
لگایا کرتے ہیں آنکھوں میں سرمہ خاک مرقد کا

فلک طاؤس کی صورت جو اب تک رقص کرتا ہے
کبھی دیکھا تھا جلوہ ابر گیسوئے محمدؐ کا

جدا رکھا مجھے اس روضۂ پر نور سے اب تک
برا ہو طالع بد کا برا ہو طالع بد کا

جو اپنے دوست کا ہو دوست سب کو دوست ہوتا ہے
خدا کا کیوں نہ عاشق ہوں وہ مولا ہے محمدؐ کا

بہت ہے ناز حسان عجم کو تیز طبعی پر
مگر دیکھا نہیں جوہر میری تیغ مہند کا

الٰہی ہو گذر تعلیم گاہ بزم مولا میں
جھکے ایسا کہ شکل دال بن جائے الف قد کا

کمی اس سے نہیں کی میں نے بھی توصیف حضرت میں
شہیدی گو کہ موجد ہے اس آئین مجدد کا

یہاں سے لکھ کے پھر دو چار مطلع مدح کرتا ہوں
شگفتہ تا دوبارہ دل ہو مشتاقان احمدؐ کا

باقی آئندہ

انت ولی فی الدنیا والآخرۃ
تو ہی ہے دوست میرا بیچ دنیا کے اور آخرت کے
توفنی مسلما والحقنی بالصالحین
قبض کر مجھ کو مطیع اپنا اور ملا دے مجھ کو صالحوں سے

www.charaghia.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain scribd: bakhthiar2k
http://vimeo.com/user13885879/video www.haqwalisarkar.com Youtbue bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org bakhtiar2k@hotmail.com
www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.marfat.com

ضرورت شیخ یعنی پیر و مرشد

حضرت قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین والکاملین جناب معلے القاب حضرت مولوی عالم۔ فاضل۔ حافظ۔ حاجی۔ سید جماعت علی شاہ صاحب نقشبندی مجددی علی پوری ادام اللہ ظلہم کی خدمت اقدس میں ایک سائل نے سوال کیا تھا کہ جب ہم علم دین کتابوں سے پڑھ سکتے ہیں یا علماء دین سے اسکے مسائل دریافت کر سکتے ہیں تو پھر پیر و مرشد کی کیا ضرورت ہی؟ اور وہ کونسی چیز ہے جو علمائے دین اور کتابوں سے حاصل نہیں ہوتی اور پیر و مرشد سے ہی حاصل ہوتی ہے؟ اس کا جواب جو جناب ممدوح الصدر نے دیا ہے۔ ہدیۂ ناظرین کیا جاتا ہے۔ امید ہے کہ حضور پرنور کے جواب لاجواب سے بہت سے دل متاثر ہونگے۔"

ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صدق اللہ العلی العظیم وصدق رسولہ النبی الکریم ونحن علی ذلک من الشاہدین والشاکرین والحمد للہ رب العلمین۔ **اما بعد** خداوند تبارک وتعالیٰ قرآن پاک میں فرماتے ہیں۔ یایھا الذین امنوا اتقوا اللہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ وجاہدوا فی سبیلہ لعلکم تفلحون۔ یعنے اے ایماندار واللہ سے ڈرو اور اس کی طرف کوئی وسیلہ تلاش کرو اور اس کی راہ میں کوشش کرو تا کہ تم خلاصی پاؤ۔ اس آیۃ شریفہ میں خداوند نے تصریح کے ساتھ **وسیلہ** کی تاکید فرمائی ہے یعنی ایمان اور اتقا اور جہاد فی سبیل اللہ کو جیسا ضروری بیان فرمایا

www.charaghia.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain scribd: bakthiar2k
http://vimeo.com/user13885879/video www.haqwalisarkar.com Youtbue bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org bakhtiar2k@hotmail.com
www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.marfat.com

ہے ویسے ہی وسیلہ کا پکڑنا بھی ایک ضروری امر قرار دیا ہے۔ بلکہ نجات کا دارومدار ہی انہی چار چیزوں پر رکھا ہے۔ **ایمان** ہو **اتقا** ہو **جہاد** ہو اور **وسیلہ** اس کے قرب کے حاصل کرنے کے واسطے بھی ہو۔ جب تو نجات ہے ورنہ معاملہ مشکل ہے۔ خداوند تعالیٰ کو اپنی مخلوقات کے ساتھ ایک خاص تعلق ہے اور ان پر نہایت درجہ کی عنایت و مہربانی ہے۔ باوجود ایسے تعلق و الطاف کے پھر بھی ہدایت کا ذریعہ رسولوں اور انبیاؤں کو ہی ٹھیرایا۔ کیونکہ قدرت نے جہاں اور کائنات کو بغیر قواعد کے نہیں چھوڑا وہاں ہدایت کے محکمہ میں بھی ایسے قواعد جاری فرمائے ہیں کہ ان کی پابندی کے بدون ہدایت کے سلسلے کا جاری رہنا محال ہے۔ رسول خالق اور مخلوق کے مابین برزخ ہوتا ہے اور اس کو دونوں طرف تعلق ہوتا ہے۔ دل اس کا خداوند کے ساتھ ہوتا ہے اور جسم مخلوق کے ساتھ ؎

اُدھر اللہ سے واصل اِدھر مخلوق شامل	خواص اس برزخ کبریٰ میں تھا حرف مشدد کا

اس برزخ کا یہ کام ہوتا ہے کہ مخلوق کو خالق کی رضا پر ثابت قدم ہونے کی ہدایت کرے۔ عبادت کے قاعدے سکھلائے۔ اور خداوند اور بندوں کے معاملات میں جو بندوں کی سیہ کاریوں کی وجہ سے پیچیدگیاں واقع ہو گئی ہوں ان کو دور کر کے معاملہ صاف کر دے۔ عہد رسالت کے بعد یہ خدمت خلافت کو سپرد ہوئی جس کو حضرت رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلفاء نے بڑی محنت سے نباہا اور قیامت تک یہی خلفاء رسول اس خدمت کو انجام دیتے رہینگے۔ اسی گروہ کو گروہ **صوفیا کرام** یا **پیران عظام** یا **مرشدان کامل** کہا جاتا ہے۔ یہی فرقہ خالق اور مخلوق کے درمیان **وسیلہ** ہے یعنے قرب الٰہی کے حاصل کرنے کے واسطے ان پیران عظام میں سے کسی ایک کو وسیلہ پکڑنا طالبان حق کے لئے ضروری

www.charaghia.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain scribd: bakthiar2k
http://vimeo.com/user13885879/video www.haqwalisarkar.com Youtbue bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org bakhtiar2k@hotmail.com
www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.marfat.com

بلکہ فرض ہے۔ آیۂ مذکورہ کی تفسیر میں شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے والد ماجد سے نقل کر کے وسیلہ سے ذاتِ مُرشد مراد لی ہے۔ اور جن لوگوں نے لفظ وسیلہ کے معنے قرآن شریف یا ذات رسول علیہ السلام اختیار کئے ہیں اُن کو شاہ صاحب موصوف یُوں جواب دیتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیۃ میں مومنوں کو خطاب کر کے وسیلہ کی تلاش کا حُکم فرمایا ہے۔ اور کوئی شخص جبتک قرآن شریف اور جناب رسالتمآب علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان نہ لائے مومن نہیں ہوتا۔ یعنی مومن وُہی ہے۔ جو قرآن پاک اور رسُول الصلوٰۃ علیہ السلام کو دل سے حق مان چکا ہو۔ پس وُہ وسیلہ کوئی اور وجود ہو گا۔ جس کی تلاش کا بندوں کو قرآن اور رسول علیہ السلام پر ایمان لانے کے بعد حکم فرمایا ہے۔ اور وُہ مُرشد کی ذات ہے۔ جو بندے کو مولا سے واصل کر دیتا ہے۔ شریعت پر چلنے کا لوگوں کو حُکم کرتا ہے۔ بدی سے روک کر لوگوں کو نیکی کی ہدایت کرتا ہے۔ اللہ اور اُس کے رسُول کی مُحبت کو دلوں میں قائم کرتا ہے۔ اگرچہ ہادی حقیقی خُدا کی ذات ہے۔ وُہ جسے چاہے ہدایت کرے مگر یہ بھی اُس حکیم کی حکمت ہے کہ دُنیا کو عالم اسباب بنا کر ہر ایک چیز کو سلسلہ اسباب میں ایسا پابند کر دیا۔ کہ جیسے کوئی بچّہ بغیر ماں باپ کے پیدا نہیں ہوتا۔ اسی طرح سے پیر اور مُرید کے تعلق کے بدُون کوئی طالب حق خُدا سے واصل نہیں ہو سکتا۔ یعنی جب تک کوئی پیر کامل دستیاب نہ ہو۔ ہدایت کا حاصل ہونا محال ہے۔ یہی قاعدہ دُنیا کی ہر ایک چیز پر جاری ہے۔ حضرت مولانائے رُوم فرماتے ہیں **شعر**

ہیچکس از نزدِ خود چیزے نشُد	ہیچ آہن خنجرِ تیزے نشد
ہیچ حلوائی نشُد اُستاد کار	تاکہ شاگردِ شکر ریزے نشد
مولوی ہرگز نہ شُد مولائے رُوم	تا غُلامِ شمس تبریزے نشد

اِن تینوں بیتوں کا مطلب یہ ہے کہ کوئی آدمی اپنے آپ کچھ نہیں بن سکتا۔

www.charaghia.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain scribd: bakthiar2k
http://vimeo.com/user13885879/video www.haqwalisarkar.com Youtbue bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org bakhtiar2k@hotmail.com
www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.marfat.com

جیسے کہ کوئی لوہا خواہ وہ کیسا ہی اعلیٰ درجہ کا ہو۔ لوہار کی محنت کے بغیر تلوار نہیں بن سکتا۔ دوسرے بیت میں یوں فرماتے ہیں کہ تلوار کا بننا تو بڑا کام ہے۔ مٹھائی جو صرف تین چیزوں دھی (چینی۔ میدہ) سے بنتی ہے۔ یہ بھی کسی حلوائی کی شاگردی کے بغیر نہیں بن سکتی۔ تیسرا بیت جو اس غزل کا مقطع ہے اُس کا مطلب یہ ہے کہ مولوی بھی جب تک شمس تبریز کا غلام نہ بنا۔ یہ بھی مولانائے رُوم کہلانے کا مستحق نہیں ہُوا۔ نتیجہ یہ کہ کوئی بڑے سے بڑا اور چھوٹے سے چھوٹا کام کسی دُوسرے کی امداد کے بغیر اس دنیا میں ہو نہیں سکتا۔ یعنی جب مٹھائی جیسی چیز بھی اُستاد کی مدد بغیر نہیں بن سکتی۔ تو ایک خاک کے پُتلے کا مقرب الٰہی بن جانا پیر کی امداد کے بغیر کیسے ہو سکتا ہے؟ دُوسری جگہ مولانائے رُوم اس طرح فرماتے ہیں ۵

پیر را بگزیں کہ بے پیر ایں سفر	ہست بس پُر آفت و خوف و خطر
کاندریں راہ بارہا تو رفتۂ	بے قلاوز اندراں آشفتۂ

یعنے جن راہوں میں تو ہر روز چلتا پھرتا ہے۔ اُن میں بدرقہ کی امداد کے بغیر بھول جاتا ہے۔ تو راہ سلوک جس کو تُو نے کبھی نہیں دیکھا۔ اور جس میں نفس جیسے اور شیطان جیسے راہزن موجود ہوں اُس میں کسی راہنما کی امداد کے بغیر تو کیسے چل سکتا ہے آج کل کا مُشاہدہ گواہ ہے۔ کہ اس زمانہ میں وُہی لوگ زیادہ تر گمراہ ہوئے۔ جن کا کبھی سلسلۂ پیرانِ عظام سے تعلق نہ تھا۔ جن لوگوں نے کسی خلیفۂ رسول یعنی پیرِ کامل کے ہاتھ میں ہاتھ نہیں دیا۔ اور خود بخود اس راہ کو طے کر کے پیر بننے کی کوشش کی وُہ شیطان کا شکار ہوئے۔ اور اُس ہدایتِ شیطانی کے مُوافق اور لوگوں کو بھی گمراہ کیا۔ یہی وجہ ہے کہ آئے دن ایک نیا فرقہ جاری ہوتا ہے اور اُس فرقہ کے خیالات بھی نئے ہوتے ہیں۔ قرآن پاک اور احکام شریعت

www.charaghia.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain scribd: bakthiar2k
http://vimeo.com/user13885879/video www.haqwalisarkar.com Youtbue bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org bakhtiar2k@hotmail.com
www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.marfat.com

کو اپنے خیالات کے موافق بنانا چاہتے ہیں۔ تاویل کے پیرایہ میں تحریف آئی
کرتے ہیں۔ احادیث نبویہ کو اُلٹ پُلٹ کر اپنی رائے کے ماتحت بناتے ہیں۔
خود ہادی بنتے ہیں۔ اس طرح سے خود گمراہ ہوتے ہیں اور لوگوں کو گمراہ کرتے
ہیں۔ مرشد برحق کی سب سے بڑی ضرورت یہ ہے۔ کہ ان جان و ایمان کے
دشمن فریبی ٹھگوں سے لوگوں کو بچایا جاوے۔

مرشد ایسا ہونا چاہئے۔ جو خود کسی ایسے سلسلۂ پیران میں داخل ہو
جو سلسلہ جناب رسول علیہ السلام تک جا پہنچتا ہو۔ جیسے تسبیح کے دانے ایک دوسرے
سے مل کر ایک سلسلہ کا حکم رکھتے ہیں۔ اور سب ایک ہی امام کے پیچھے ہوتے ہیں
یا زنجیر کے حلقے جو ایک دوسرے سے پیوستہ ہوتے ہیں یا جس طرح سے ایک چراغ
دوسرے چراغ سے روشن کیا جاتا ہے۔ اور اس دوسرے چراغ سے تیسرا اور
تیسرے سے چوتھا یہاں تک کہ اگر ایک ہزار چراغ بھی اسی سلسلہ سے روشن کیا
جاوے تو ہزارویں چراغ کی روشنی میں بھی یہ عام انتقال کمی پیدا نہیں کرسکتا۔
یعنے اس چراغ میں بھی وُہی نور پایا جاویگا جو پہلے چراغ میں تھا۔ اسی طرح سے
آپ سلسلہ صوفیائے کرام رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین کو ہی تصور کرلیں کہ سیدنا
جناب حضرت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم کے سینہ کا نور سینہ بسینہ
پیران عظام کے سینوں میں منتقل ہو کر آیا ہوا ہے۔ یعنی جناب حضرت رسولؐ علیہ الصلوٰۃ السلام
کے سینہ مبارک سے حضرت صدیق اکبرؓ کے سینہ میں وہ نور منتقل ہوا۔ حدیث شریف

مَا صَبَّ اللّٰہُ فِیْ صَدْرِیْ اِلَّا صَبَبْتُہٗ فِیْ صَدْرِ اَبِیْ بَکْرٍ۔ اسپر گواہ ہے۔ وہاں سے
(جو کچھ مرے سینہ میں اللہ تعالیٰ نے ڈالا تھا میں نے وہ حضرت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سینہ میں ڈال دیا)
حضرت سلمان فارسی رضؓ کے سینہ میں آیا۔ وہاں سے حضرت امام قاسم رضؓ نے لیا۔ غرض اسی
سلسلہ سے میرے پیر و مرشد جناب حضرت باباجی صاحب قبلہ عالم تیراہی رحؒ کے
سینہ میں ظاہر ہوا۔ بزرگانِ دین کا سلسلہ تار گھروں کے دفتروں کا سا ہے

www.charaghia.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain scribd: bakthiar2k
http://vimeo.com/user13885879/video www.haqwalisarkar.com Youtbue bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org bakhtiar2k@hotmail.com
www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.marfat.com

سارے بزرگان دین کی رُوحیں آپس میں تعلّق رکھتی ہیں۔ ایک اسٹیشن پر اگر تار ہلادی جاوے تو سب تار گھروں میں وہ خبر جا پہنچتی ہے۔ یعنی ہر ایک صوفی کی رُوحانی برق کا تعلّق تجلّیات الٰہی کے سب سے بڑے دفتر یعنی دربار حضرت رسول اللہ صلعم سے قائم ہوتا ہے۔ باقی سب برقیاں اُسی صدر کی شاخیں ہیں۔

یا یوں کہو کہ بجلی کی وہ کل جس میں بجلی پیدا کر کے انسان کے جسم میں پہنچائی جاتی ہے اُس کل کو گھماؤ اور ایک آدمی کا ہاتھ اُس سے لگاؤ۔ وہ بجلی اس آدمی کے جسم میں اثر کریگی۔ پھر اس آدمی کے ساتھ دُوسرا آدمی اور دوسرے کے ساتھ تیسرا آدمی ہاتھ لگاتے جاویں۔ تو جس قدر انسان اس برقی سلسلہ میں شامل ہو نگے سب کے جسم میں وُہی تاثیر موجود ہوگی۔ جو پہلے آدمی کے بدن میں تھی۔ اسی طرح سے جو لوگ برق محمدّی کے سلسلہ میں مسلسل ہیں۔ اُن کے سینوں میں بھی وُہی نُور عرفان موجود ہے جو سینۂ نبوی میں تھا۔ پس ضرور ہوُا کہ جو شخص اس نُورِ عرفان کا طالب ہو وُہ صوفیہ کرام رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین کے سلاسل میں سے کسی سلسلہ کے پیر کے ہاتھ میں ہاتھ دیکر بیعت کرے۔ ورنہ محرُوم رہیگا۔ کیونکہ صوفیاء کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے سینوں کے بغیر اس نُورِ عرفان کا حاصل ہونا محال ہے۔

اِس مضمون کی تائید میں تفسیر رُوح البیان کی مندرجہ ذیل عبارت کافی شہادت ہے۔ وَاعلم انّ الاٰیة الکریمة صرّحت بالامر بابتغاء الوسیلة ولابدّ منہا البتّة فانّ الوصول الی اللہ تعالیٰ لایحصل الّا بالوسیلة وھی علماء الحقیقة ومشائخ الطّریقة (قال الحافظ) قطع ایں مرحلہ بے ہمرئی خضر مکن + ظلماتست بترس از خطرِ گمراہی + والعمل بالنفس یزید فی وجودھا۔ واما العمل وفق اشارة المرشد ودلالة الانبیاء والاولیاء فیخلصہا من الوجود ویرفع الحجاب

www.charaghia.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain scribd: bakthiar2k
http://vimeo.com/user13885879/video www.haqwalisarkar.com Youtbue bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org bakhtiar2k@hotmail.com
www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.marfat.com

ویوصل الطالب الی رب الارباب قال الشیخ ابو الحسن الشاذلی کنت انا وصاحب لی
قد اوینا الی مغارۃ لطلب الدخول الی اللہ واقمنا فیھا ونقول یفتح لنا غدا او بعد غد فدخل
علینا یوما رجل ذو ھیبۃ وعلمنا انہ من اولیاء اللہ فقلنا لہ کیف حالک فقال
کیف یکون حال من یقول یفتح لنا غدا او بعد غد یا نفس لم لا تعبدین اللہ للہ فتیقظنا
وتبنا الی اللہ تعالی وبعد ذلک فتح علینا فلا بد من قطع التعلق من کل وجہ لینکشف
حقیقۃ الحال الخ۔ یعنی واضح ہے کہ اس آیہ کریمہ نے وسیلے کے طلب کرنے کی صاف طور سے تصریح کی
ہے جس سے ہرگز چارہ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ وصول الی اللہ بغیر وسیلہ کے ممکن نہیں۔ اور وسیلے سے مُراد
علمائے حقیقت اور مشائخ طریقت ۔ ہیں۔ اور نفس کی رائے پر عمل کرنا اُس کے وجود کو زیادہ کرتا ہے لیکن
مُرشد کے حکم اور انبیا اور اولیاء کی دلالت پر عمل کرنے سے نفس اپنے اخلاق ذمیمہ سے خلاصی حاصل کر لیتا
ہے اور حجاب دُور ہو جاتے ہیں اور طالب رب الارباب کیساتھ واصل ہو جاتا ہے۔ شیخ ابو الحسن شاذلی رحمۃ نے
فرمایا ہے کہ میں ایک رفیق کیساتھ ایک غار میں طلب خدا کیواسطے گیا۔ اور ہم آپس میں گفتگو کرتے تھے کہ ہمارا کام کل یا پرسوں
تک ہو جاویگا۔ ایکدن ایک بارعب آدمی ہمارے پاس آیا اور اُس کے بشرہ سے معلوم ہوتا تھا کہ یہ ولی کامل ہے۔ ہم نے
اُسکی خدمت میں عرض کی کہ آپ کا کیا حال ہے؟ اُسنے کہا اُس شخص کے حال کا کیا پوچھنا جو کہے کہ میرا کام کل یا پرسوں

دُوسری دلیل یہ ہے کہ خداوند تعالےٰ نے قرآن پاک میں فرمایا ہے۔
قَدْ جَآءَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ وَّکِتٰبٌ مُّبِیْنٌ ۔ اے ایماندارو! تمہارے پاس
خدا کی طرف سے نُور اور قرآن آیا ہے۔ پس قرآن شریف تو ہم علمائے ظاہر
سے سیکھ سکتے ہیں لیکن وہ نُور عرفان پیران عظام کی خدمت میں حاضر
ہونے کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا۔ اِس واسطے کسی پیر کی خدمت میں جانا
ضرور ہُوا۔

تیسری دلیل ۔ قرآن پاک میں ہے۔ ھُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا
مِّنْھُمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیْھِمْ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ ۔

www.charaghia.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain scribd: bakthiar2k
http://vimeo.com/user13885879/video www.haqwalisarkar.com Youtbue bakhtiar2k

یعنی ہم نے ان پڑھوں میں سے ایک رسول بنا کر بھیجا۔ وہ اُن پر ہماری آیتیں پڑھتا ہے اور اُن کو پاک کرتا ہے۔ اور اُن کو قرآن مجید اور حکمت سکھاتا ہے
اِس آیۃ میں تین چیزوں کا بیان فرمایا گیا ہے۔ ایک تو آیت کا پڑھنا۔ دوسری لوگوں کو پاک بنانا۔ تیسری کتاب اور حکمت سکھانا۔ تو دِل کو پاک کرنے کے واسطے ضروری ہوا کہ ہم کسی ایسے ایک شیخ کی تلاش کریں اور اُس کی خدمت میں حاضر ہوں۔ جس کا سینہ نورِ عرفان سے منور ہو اور کسی پیر کی توجہ سے پاک وصاف ہو چکا ہو۔

چوتھی دلیل - دُنیا میں چند روزہ زندگی بسر کرنے کے واسطے انسان کے لئے ضروری ہے کہ وہ کوئی ایسا نمونہ پیش نظر رکھے۔ جو ہر کام میں اُس کی رہنمائی کا نمونہ ہو بلکہ کُل امور دینی و دُنیاوی میں اُس کی تقلید کرے۔ نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ وغیرہ اعمال اُس کو دیکھ کر بجا لاوے۔ چنانچہ فقیر پچھلے سال دہلی میں تھا تو مخدومی مکرمی جناب مولانا مولوی محمد عبداللہ صاحب ٹونکی (استاد) کی خدمت میں سوال کیا گیا۔ کہ آیا کسی پیر کے ساتھ بیعت کرنا ضروری ہے یا نہیں؟ آپ نے جواب میں فرمایا۔ کہ نہایت ضروری ہے۔ پھر محمد زرین خاں صاحب اپیل نویس پشاور نے عرض کی کہ اس عمل کے ضروری ہونے کی کیا وجہ ہے؟ تو آپ نے فرمایا۔ اِس واسطے کہ شیخ مُرید کو عملی نمونہ بنکر دِکھلاوے۔ اِس پر اُنہوں نے عرض کی کہ کیا آپ کو بھی پیر کی ضرورت ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں مجھے بھی ضرورت ہے مثل مشہور ہے کہ "نصیحت سے مثال بہتر ہے۔" خداوند پاک کی قدرتِ کاملہ کو کون نہیں سمجھتا جناب رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے احکام کا کون قائل نہیں۔ مگر پھر بھی اُستاد یا والدین کا زیادہ ڈر ہوتا ہے۔ اِن کا ہر ایک قول اور فعل ہم پر زیادہ اثر پیدا کرتا ہے۔ اور اُن سے ڈر بھی زیادہ لگتا ہے۔ کیونکہ نمونہ اور مثال پیش نظر رہتا ہے۔

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org bakhtiar2k@hotmail.com
www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.marfat.com

پانچویں دلیل - قرآن پاک میں ہے یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ یعنے قیامت کے دن مال اور بیٹے نفع نہیں دینگے مگر اُس شخص کو جو ہماری بارگاہ میں سلامت دل لاویگا" اس آیۃ سے ثابت ہُوا کہ **قلب** دو قسم کا ہوتا ہے - ایک قلب سلیم اور دوسرا قلب مریض عموماً قلب تین بیماریوں میں گرفتار ہوتے ہیں - ایک بیماری تو حدیث نفس ہے - یعنے دل خود بخود باتیں کئے جاوے - جیسے کوئی آدمی ایک جگہ تنہا بیٹھا ہُوا خود بخود باتیں کر رہا ہو تو جو آدمی باہر سے آویگا اُس کو ضرور پاگل تصور کریگا - ایسے ہی جو دل خود بخود باتیں کئے جاوے اُس کو دانا لوگ دیوانہ دل کہتے ہیں - یہ دیوانگی ہر ایک شخص میں موجود ہے - اِلَّا مَاشَاءَ اللّٰہُ -

غور کر کے دیکھ لو کہ کسی وقت جب انسان تنہا بیٹھا ہُوا ہو تو دل کی طرف خیال کر کے دیکھے کہ دل کیسے کیسے خیالات دوڑاتا ہے - بس یہی بیماری دل کی ہے حدیث شریف میں اس مرض کے دفعیہ کی تاکید موجود ہے - فرمایا - مَنْ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ وَلَمْ یُحَدِّثْ فِیْہِ نَفْسَہٗ (مشکوٰۃ شریف) یعنے جو شخص دو رکعت ادا کرے اور اُن میں اُس کا دل باتیں نہ کرے تو اُس کے گُناہ مُعاف ہو جاتے ہیں -

اِس پر ایک مثال صادق آتی ہے - کہ ایکدن میاں **شیخ چلی** صاحب نماز میں کھڑے ہُوئے تھے اُن کے دل میں خیال آیا کہ میرے پاس دو پیسے ہیں - ان کے انڈے خرید کر بچے نکلواؤنگا - اس طرح سے بہت سی مُرغیاں ہو جاویں گی - تو اُن کو بیچکر بکریاں لُونگا - وہ فروخت کر کے گائے خریدونگا - اس تجارت میں بہت سا روپیہ پیدا کر کے شادی کرونگا - دو بچے ہونگے - ایک کا نام عبد اللہ رکھونگا - دوسرے کا نام عبد الرحمان - عبد اللہ عربی پڑھ کر مولوی فاضل ہو جاویگا - عبد الرحمان انگریزی پڑھ کر ایم - اے پاس کریگا - عبد اللہ عربی لباس رکھیگا - اور عبد الرحمان انگریزی -

www.charaghia.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain scribd: bakhtiar2k
http://vimeo.com/user13885879/video www.haqwalisarkar.com Youtbue bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org bakhtiar2k@hotmail.com
www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.marfat.com

اِس ہی ادھیڑ بن میں تھا۔ کہ پیٹ میں درد اُٹھا۔ درد کا اُٹھنا تھا کہ نہ وُہ خیالی پلاؤ رہے اور نہ وہ نماز۔

اِس مثال سے پُورے طور پر خیال میں آسکتا ہے۔ کہ ایک آدمی ایک وقت میں تین کام کرسکتا ہے۔ رکوُع سجوُد بھی کرسکتا ہے۔ قرآن شریف بھی پڑھ سکتا ہے بچے بھی نِکلوا سکتا ہے۔ حقیقت میں شیخ چلّی ایک نہیں تھا۔ بلکہ دو تھے۔ ایک وُہ جو قرآن پڑھ رہا ہے اور دُوسرا وہ جو بچے نِکلوا رہا ہے۔ جب تک انڈوں بچوّں والا شیخ چلّی نہ مرجائے تب تک نماز کامل نہیں ہوتی۔ وُہ شیخ چلّی والی نماز تو خدا کے ساتھ ٹھٹھا ہے۔ کہ زُبان تو اُس کی حمد کہہ رہی ہے اور دِل بچے انڈے نِکلوا رہا ہے ۵

بر زباں تسبیح و در دِل گاؤ خر	ایچنیں تسبیح کے دارد اثر

قول مشہور ہے مُوتُوا قَبلَ اَن تَمُوتُوا یعنے مرنے سے پہلے مرجاؤ۔ مطلب یہ کہ اس شیخ چلّی کو مار ڈالو۔ مگر یہ شیخ چلّی نہ تو تلوار سے مرتا ہے اور نہ کسی بندوق سے۔ نہ کسی دُوسرے ہتھیار سے۔ بلکہ اس کے مارنے کے واسطے پیر کامل کا ہونا ضروری ہے ۵

ہیچ نکشد نفس را جز ظلّ پیر	دامنِ آں نفس کش را سخت گیر

اب واضح رہے کہ شیخ چلّی کوئی خاص آدمی نہ تھا بلکہ ہر ایک آدمی اگر غور کرے تو وُہی شیخ چلّی ہے۔ قرآن پاک میں بھی اس شیخ چلّی کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ اَلَّذِی یُوَسوِسُ فِی صُدُورِ النَّاسِ۔ نتیجہ یہ ہے کہ جب تک وہ انڈے بچے نِکلوانے والا شیخ چلّی نہ مرجاوے تب تک کوئی عبادت ٹھیک نہیں ہوتی۔

دُوسری بیماری دِل کی خطرات ہیں۔ اور وُہ چار قسم پر ہوتے ہیں۔ رحمانی ملکانی نفسانی اور شیطانی۔ اِن نفسانی اور شیطانی خطرات کے دُور کرنے کے واسطے بھی کسی پیر کی ضرورت ہے۔ مثلاً کسی آدمی کی نگاہ کسی خوبصورت عورت سے لڑ گئی آنکھیں چار ہوتے ہی اُس کی صورت کا نقشہ اُس کے دِل میں کھچ گیا۔ ۵ میرتقی

۵ یعنے نفس کو سوائے پیر کامل کے کوئی نہیں مار سکتا۔ اسلئے اُسی نفس کے مارنے والے پیر کا دامن مضبوط پکڑنا چاہئے

www.charaghia.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain scribd: bakthiar2k
http://vimeo.com/user13885879/video www.haqwalisarkar.com Youtbue bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.maktabah.org
www.ameeremillat.org www.ameeremillat.com
bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

ہوش جاتا رہا نگاہ کے ساتھ | صبر رخصت ہُوا اک آہ کے ساتھ

عاشق بے چارہ ایسا محو نظارہ ہُوا کہ دُنیا و مافیہا کی کوئی خبر نہ رہی۔ شعر

درو دیوار ہمہ آئینہ شُد از کثرتِ شوق | ہر کجا مے نگرم روئے ترا مے بینم

کی حالت ہو گئی۔ اِس مرض کے علاج کے واسطے اگر سارے جہان کے ڈاکٹر اور طبیب جمع ہوں تو بھی شفا مُحال ہے

مریضِ عشق پر رحمت خُدا کی | مرض بڑھتا گیا جُوں جُوں دوا کی

مگر خُداوند عالم نے چند مُبارک وجُود دُنیا میں ایسے بھی پیدا کئے ہیں جو اِس درد کی دوا کر سکتے ہیں۔ وُہی پیرانِ عظام ہیں۔ کامل پیر کی ایک نظر توجہ سے ہی یک لخت وُہ سارا خیال دِل سے دُور ہو سکتا ہے۔ حضرت سید بھیکھ صاحب رح فرماتے ہیں ؎

ست گُر ایسا چاہیئے جو صِقلی گر سا ہو
جنم جنم کے موچے پل میں دیوے کھو

تیسری بیماری دِل کی اِنتقاشِ صُورِ محسُوسات ہے۔ مثلاً ایک شخص نے لاہور کی شاہی مسجد دیکھی ہُوئی ہے جس وقت اُس کے پاس اُس کا ذِکر کیا جاوے تو فوراً وُہ مسجد اُس کی آنکھوں کے رُوبرُو دِکھائی دینے لگ جاویگی۔ یا اَور کوئی خوبصورت نظارہ اگر اُس نے دیکھا ہو تو اُس کی شکل بھی ذرا سا غور کرنے سے اُس کے رُوبرُو آجاویگی۔ اِس بیماری کے دُور کرنے کے واسطے بھی ضرور ہے کہ کوئی پیر کامل ہو۔ جو لوگوں کے دِلوں سے ایسے خیال دُور کر سکے کیونکہ یہ بھی توجہ الی اللہ میں ایک روک ہے۔

چھٹی دلیل - خُداوند تعالیٰ نے اِس کارخانۂ قُدرت میں ہزارہا امراض پیدا کئے اور اُن کے علاج کے واسطے ہزارہا ذرائع صحت مُقرر کئے ہوئے ہیں۔ چنانچہ ہر شہر میں صدہا طبیب و ڈاکٹر و ویدک موجود ہیں۔ تو قرین قیاس ہے کہ رُوحانی اور باطنی بیماریوں کے واسطے بھی ضرور ڈاکٹر اور حکیم مُقرر کئے ہونگے۔ ایسے ڈاکٹر

www.charaghia.com http://vimeo.com/user13885879/video
https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.haqwalisarkar.com
scribd: bakhtiar2k Youtbue bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org bakhtiar2k@hotmail.com
www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.marfat.com

یا طبیب خدا رسیدہ لوگ ہوتے ہیں۔ جو پیر یا مُرشد کے نام سے تعبیر کئے جاتے ہیں۔ اِن رُوحانی اطباء کا سِلسلہ حضرت آدم علیہ السّلام سے اب تک برابر جاری چلا آیا ہے۔ پس ہم کو اپنی رُوحانی امراض کا علاج ان رُوحانی طبیبوں سے ہی کرانا چاہیئے۔

ساتوین دلیل۔ قرآن پاک میں ہے۔ کَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ۔ یعنے گُناہوں کی شامت سے اُن کے دِلوں پر زنگار لگے ہُوئے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے۔ کہ جب آدمی ایک گُناہ کرتا ہے تو اُس کے دِل میں ایک سیاہی کا نقطہ پیدا ہوجاتا ہے۔ پھر جب دُوسرا گُناہ اُس سے سرزد ہوتا ہے تو دُوسرا نقطہ پڑجاتا ہے۔ یہاں تک کہ گُناہ کی کثرت سے دِل بالکُل سیاہ بن جاتا ہے۔ پھر اُسپر کوئی وعظ یا کلام اثر نہیں کرتا۔ جب زنگار زیادہ ہوجاتا ہے تو وُہ نہ تو علم سے دُور ہوتا ہے اور نہ وعظ سے۔ بلکہ علماء ظاہر بھی اُس زنگار کے دُور کرنے سے عاری ہیں۔ اِس کے صیقل کرنیکے لئے کسی مرشد کامل کی توجّہ درکار ہے جو اپنی توجّہ باطنی سے اُس زنگار کو دُور کرکے دِل کو نُورانی اور روشن بنا دے تو مولانا غنیمت کہتے ہیں کہ

ہوائے معصیت دِل مے خراشد	گدا اے بے پیر تا پیرت نباشد [۱]

آٹھویں دلیل۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام جو اولوالعزم پیغمبر تھے اُن کو علم لدُنی سیکھنے کے واسطے خداوند تعالیٰ کا ارشاد ہُوا کہ حضرت خضر علیہ السلام کے پاس جاؤ چنانچہ یہ قصّہ قرآن پاک کے پارہ ۱۵ کے اخیر میں موجود ہے۔ چُونکہ جناب حضرت موسیٰ ع اسرارِ علم لدُنی سے بے خبر تھے۔ حضرت خضر ع کے کشتی توڑنے۔ لڑکا مار ڈالنے۔ دیوار بے اجرت بنانے کے اسرار پر واقف نہ ہونے کی وجہ سے اعتراض کرتے گئے۔ حضرت خضر ع بار بار اعتراض سے منع فرماتے گئے۔ لیکن جب حضرت موسیٰ ع اعتراض سے نہ باز آئے تو حضرت خضر نے حضرت موسیٰ ع سے صاف کہدیا۔ کہ آپ اعتراض سے باز نہیں آتے۔ اسواسطے

[۱] یعنی اے بے پیر جب تک تیرا کوئی پیر نہ ہوگا۔ گناہوں کی ہوس تیرے دِل کو چھیلتی رہیگی۔

www.charaghia.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain scribd: bakthiar2k
http://vimeo.com/user13885879/video www.haqwalisarkar.com Youtbue bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org bakhtiar2k@hotmail.com
www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.marfat.com

آپ میرے ساتھ رہ نہیں سکتے۔ اور لہٰذا فراق بینی و بینک کہکر رخصت کر دیا۔ اِس قصّہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پیر کے کاموں پر مُرید کا اعتراض کرنا اُس کی محرومیت کی دلیل ہے۔ مُرید صادق وُہ ہے۔ جو پیر کا حکم بے دلیل مان لے۔ حافظ صاحبؒ

کہ سالک بے خبر نبود ز راہ و رسم منزلہا	بمے سجادہ رنگیں کن گرت پیر مغاں گوئد

چُنانچہ جناب بھینکھ رحمۃ اللہ علیہ کے احوال میں لکھا ہے۔ کہ آپ ایک روز مجلس علم میں بیٹھے ہوئے تھے۔ کہ کئی چوروں نے آکر ایک بیل اور ایک بوری غلّہ گندم آپ کی نذر کر کے بیان کیا۔ کہ ہم لوگ چور ہیں آج چوری کو گئے تھے اور تو کچھ دستیاب نہ ہُوا۔ صرف ایک بیل پر ایک گون گندم لدی ہوئی ملی۔ چونکہ ہم بہت آدمی ہیں اور مال مسروقہ تھوڑا ہے۔ ہر ایک کو پُورا تقسیم نہیں ہو سکتا۔ اِس واسطے ہم وُہ مال آپ کی نذر کرتے ہیں۔ آپ نے قبول فرما کر درویشوں کو حکم دیا کہ بیل کو ذبح کر لو مگر اس کا سر اور چمڑا الگ رکھنا اور غلّہ گندم پسوا کر روٹیاں پکا کر درویشوں کو کھلا دو۔ مگر دو سیر گندم الگ بچا کر رکھ لینا۔ حسب الحکم کھانا تیار ہُوا۔ درویشوں کو کھلایا گیا۔ مگر اُن درویشوں میں دو شخص صاحب علم بھی تھے۔ اُنھوں نے نہ کھایا اور کہا کہ حضرت صاحب نے ستم کیا کہ چوری کا مال درویشوں کو کھلا دیا۔ ہم تو یہ حرام مال نہ کھائیں گے۔ جب کھانے سے فارغ ہوئے تو دو شخصوں نے حضرت صاحب کی خدمت میں آکر عرض کی کہ ہم نے اپنی کھیتی کا چالیسواں حصّہ آپ کی نذر کیا ہُوا تھا اور ایک بیل بھی آپ کی نیت کا رکھا ہُوا تھا۔ آج وہ غلّہ اُس بیل پر لاد کر ہم آپ کے دربار میں لا رہے تھے کہ راہ میں چوروں نے وہ مال لُوٹ لیا۔ اب آپ یہ فرما دیں کہ وُہ نذر ادا ہو گئی یا ہمارے ذمّہ رہی۔ آپ نے وُہ غلّہ جو بچا رکھا تھا اور وُہ بیل کا چمڑا اور سر منگوا کر اُن کو دکھلا دیا اور فرمایا کہ پہچانو یہ غلّہ اور بیل تمہارا ہے یا کسی اَور کا۔ اُنھوں نے فوراً پہچان لیا اور عرض کی کہ بس یہی بیل تھا اور یہی غلّہ

ہ بوری (بِہ) چھٹ ؎

www.charaghia.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain scribd: bakthiar2k
http://vimeo.com/user13885879/video www.haqwalisarkar.com Youtbue bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org bakhtiar2k@hotmail.com
www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.marfat.com

آپ نے فرمایا کہ تمہاری نذرادا ہوگئی ہے۔ تم ذرا دیر کر کے لاتے۔ درویش بھوکے تھے۔ چوروں نے جلدی پہنچا دیا۔ بعدازاں آپ نے اُن مولوی صاحبان کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا۔ کہ آپ ناحق فقیر پر بدگمانی کر کے بھوکے رہے۔ اللہ تعالیٰ جلشانہٗ اپنے بندوں کو حرام کبھی بھی نہیں کھلاتا۔ یہ واقعہ دیکھ کر مولویصاحبان بہت پشیمان ہو کر معافی کے خواہاں ہوئے۔

اصل میں ایمان یہی ہے کہ بغیر دلیل کے ہو۔ اصحاب عشرہ مبشرہ کو دیکھو کہ جن کو اُس مخبر صادق علیہ السلام نے زندگی میں ہی جنت کی بشارت دیدی تھی اُن کا ایمان ایسا مقبول ہوُا کہ سارے اصحاب سے ممتاز ہو گئے۔ اُنھوں نے کونسا عمل کیا تھا صرف یہی کہ نماز کے درمیان حضرت رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب بیت المقدس سے بیت اللہ کی طرف منہ پھیرا تو اُنھوں نے بھی بلاحجت ساتھ ہی منہ پھیر لئے۔ یہی عمل مقبول ہوگیا۔ شیخ کے حکم پر دلیل طلب کرنا طالب صادق کی شان سے دور ہے حکم مان لینا ایمان ہے۔

حضرت موسیٰ ؑ کے حضرت خضر ؑ کی خدمت میں جانے سے بھی پیر کی خدمت میں حاضر ہونا ثابت ہوُا

نویں ۹ دلیل ۔ دین کا دارومدار اور نجات کا محبت حضرت رسول پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام پر رکھا گیا وہ محبت نہ تو کتابوں میں مل سکتی ہے اور نہ علمائے ظاہر سے۔ اس کے حاصل ہونے کے واسطے پیر کامل کی صحبت ضرور ہے۔ یہ محبت کا سبق اُستاد رُوحانی کے سوا دوسرا کوئی پڑھا نہیں سکتا۔ شعر

عقل کے مدرسے سے اُٹھ عشق کے میکدہ میں آ
جامِ فنا و بیخودی ہم نے پیا جو ہو سو ہو
شعر مدرسے میں عاشقوں کے جس کے بسم اللہ ہو
اُس کا پہلا ہی سبق یارو فنا فے اللہ ہو

دسویں ۱۰ دلیل ۔ قرآن پاک میں وارد ہے۔ یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْهِ وَاُمِّهٖ

www.charaghia.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain scribd: bakthiar2k
http://vimeo.com/user13885879/video www.haqwalisarkar.com Youtbue bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org bakhtiar2k@hotmail.com
www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.marfat.com

وَاَبِیْہِ وَصَاحِبَتِہٖ وَبَنِیْہِ - یعنی قیامت کے دن ہر ایک آدمی اپنے بھائی ماں باپ اور بیٹی بیٹے سے بھاگ جاویگا - ہر ایک اپنے حال میں گرفتار ہوگا - سب رشتے ٹوٹ جاویں گے مگر پیر اور مرید کا رشتہ ایسا ہے کہ وہاں بھی قائم رہیگا - یہ رشتہ روز ازل سے مقرر ہوا ہوا ہے - حدیث شریف میں وارد ہے - الارواح جنود مجندۃ من تعارف منہا ایتلف ومن تناکر منہا اختلف - یعنی ارواح ایک لشکر جمع شدہ تھا - روز ازل میں تمام ارواح (جو حضرت آدم ؑ سے لیکر قیامت تک پیدا ہونگے) اکٹھے کئے گئے تھے - اُن میں جس جس رُوح نے ایک دُوسرے کو پہچان لیا - اُن رُوحوں کی دُنیا میں بھی آکر ضرور محبت ہوگی - اور جن رُوحوں کی وہاں شناخت نہیں ہوئی اُن کی دُنیا میں آکر بھی ہرگز محبت نہ ہوگی - اگرچہ وُہ دونوں بھائی بھائی ہی کیوں نہ ہوں - قیامت کے دن ماں باپ بیٹا بیٹی بھائی عورت جنکے رحموں کے تعلقات ہیں وُہ سب ٹوٹ جاوینگے - مگر رُوحوں کے تعلقات ضرور قائم رہینگے - اللہ تعالیٰ فرماتا ہے - الاخلاء یومئذ بعضہم لبعض عدو الا المتقین - سب دوست اُس دن دُشمن ہوجاویں گے - مگر وہ لوگ جو پرہیزگار ہیں - وُہ اُس روز بھی دوست ہی رہینگے - وُہ محبت رُوحانی وُہی محبت ہے جو پیر کو مُرید کے ساتھ یا مُرید کو پیر کے ساتھ ہوتی ہے - اور یہ محبتِ رُوحانی حشر کے دِن ذریعہ نجات ہوگی - جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ حشر کے دِن کوئی سایہ عرش کے سایہ کے سوا نہ ہوگا - اُس سایہ میں سات قسم کے لوگوں کو جگہ دیجاویگی - جنمیں سے دو آدمی وُہ ہونگے - جنکی دُنیا میں محض اللہ کے واسطے محبت رہی ہو - پس اس حدیث کے رُو سے پیر اور مُرید دونوں زیرِ سایہ عرش ہونگے - تو ضروری ہے کہ کوئی پیر اختیار کیا جاوے - جس کی محبت کے ذریعہ سے آفتاب حشر سے امان ملے -

گیارھویں دلیل - قرآن پاک میں وارد ہے - اَفَرَاَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰھَہٗ ھَوٰہُ

www.charaghia.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain scribd: bakthiar2k
http://vimeo.com/user13885879/video www.haqwalisarkar.com Youtbue bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org bakhtiar2k@hotmail.com
www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.marfat.com

یعنی کیا تُو نے اُس آدمی کو دیکھا ہے۔ جس نے اپنی خواہش کو اپنا خُدا بنا رکھا ہے
بعض آدمیوں کو کسی نہ کسی چیز کے ساتھ ایسی مُحبت ہوتی ہے۔ کہ اُس مُحبت میں محو ہو کر
خُدا کو بھُول جاتے ہیں۔ کوئی زر کا طالب ہے۔ کوئی شیدائے زن۔ کوئی فرزند پر مفتون
کوئی دِیوانہ عزت و ثروت۔ کسی کو زمین سے عِشق ہے اور کسی کو گھوڑی سے۔ یہ لوگ
مُحبّت میں ایسے غرق ہو جاتے ہیں کہ اصل مطلب ہاتھ سے جاتا رہتا ہے۔ **شعر**

عِشق بیٹھا ہے دِل میں اِک بُت کا	ہم تو یاروخُدا کے بھی نہ رہے

اِسپر ایک حکایت یاد آئی ہے۔ وہ ہدیۂ احباب ہے۔ ایک دِن میرے اُستاد
جناب حضرت مولانا مولوی **فیض الحسن** صاحب مرحوم سہارنپوری نے فرمایا کہ ایک
مولوی صاحب نے ایک درویش سے پُوچھا کہ کہئے شاہ صاحب کیسے گذرتی ہے؟
درویش نے جواب دیا کہ جب سے میرا خُدا مر گیا ہے بہت اچھی گذرتی ہے۔ اِسپر مولوی
صاحب سخت برافروختہ ہوئے۔ اور فرمایا کہ خُدا واحد قیوم حی لایموت ہے وُہ ہرگز نہیں
مریگا۔ تو مُرتد ہو گیا ہے۔ کافر ہو گیا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ اِسپر درویش نے آہستہ سے
پُوچھا کہ مولوی صاحب آپ نے قرآن شریف بھی پڑھا ہے؟ مولوی صاحب نے
فرمایا۔ ہاں پڑھا ہے۔ درویش نے کہا کہ مولوی صاحب یہ آیۃ بھی پڑھی ہے؟ افرایتہ
من اتخذ الٰھہ ھواہ۔ مولوی صاحب میری مُراد تو یہ تھی کہ جب سے میری خواہشیں
مر گئی ہیں۔ میری زِندگی بہت اچھی گذرتی ہے۔ اِسپر مولوی صاحب سخت نادم ہو کر
معافی کے خواستگار ہوئے کہ مجھے اِس آیۃ کے معنے معلوم نہیں تھے۔ توحید اور معرفت
کے معنے یہ ہیں کہ اللہ جلشانہ کو خُدائے برحق مان کر اُس کے ساتھ دِل لگایا جاوے
اور باقی خواہشات نفسانی دِل سے دُور کر دی جاویں ۵ سعدی

دِل آرامیکہ داری دِل درو بند	دِگر چشم از ہمہ عالم فرو بند

بات تو درست یہی ہے کہ دِل ماسوا اللہ سے پاک ہو جاوے۔ مگر یہ کام یعنی دُنیا کی

www.charaghia.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain scribd: bakthiar2k
http://vimeo.com/user13885879/video www.haqwalisarkar.com Youtbue bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org bakhtiar2k@hotmail.com
www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.marfat.com

محبت کا دل سے دور کر دینا آسان کام نہیں ہے۔ اس کے واسطے سب سے اول ایک ایسے شخص کی ضرورت ہے۔ جس کا دل دنیا کی محبت سے بالکل سرد ہو چکا ہو پھر اس شخص کی خدمت میں رہنا اور اس کی اطاعت کرنا لازمی ٹھیرایا جاوے تو دل دنیا کی محبت سے پاک ہو سکتا ہے۔

بارھویں ۱۲ دلیل۔ قرآن پاک میں وارد ہے۔ اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ۔ درحقیقت سب نعمتوں سے بڑی نعمت اطمینان قلب ہے۔ اور وہ سوائے ذکر الٰہی کے حاصل نہیں ہو سکتا۔ مال و دولت جاہ و ثروت تو از دست دل کی مزید پریشانی کا باعث ہوتے ہیں۔ مصرعہ

چندانکہ غنی تر اند محتاج تر اند

ایک ہندی شاعر لکھتا ہے اور خوب لکھتا ہے۔ شعر

نہ سکھ گھوڑی پالکی نا سکھ چھتر کی چھانہہ	یا سکھ ہر کی بھگت میں یا سکھ سنتاں مانہہ

یعنے اطمینان میں نے گھوڑی کی سواری میں تلاش کیا۔ نہ ملا۔ پالکی میں تلاش کیا نہ ملا۔ تخت شاہی پر بھی اطمینان نصیب نہیں ہوا۔ اور ملا تو دو ہی جگہ ملا۔ یا تو ذکر الٰہی اور یا صحبت صوفیاء میں۔ اطمینان کے طالب کو ان لوگوں یعنی صوفیائے کرام کی صحبت کے سوا چارہ نہیں۔ کیونکہ خداوند تعالیٰ نے اطمینان قلب انہیں کے حصہ میں دے رکھا ہے۔ ان کے سوا دوسرا کوئی بھی اس اطمینان قلب کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ ان کی خدمت اکسیر اعظم ہے۔

تیرھویں ۱۳ دلیل۔ آیۃ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَجِلَتْ قُلُوْبُھُمْ۔ یعنے ایماندار وہی لوگ ہیں کہ جب ان کے پاس اللہ کا ذکر کیا جاوے تو ان کے دل ڈر جاویں۔ اس آیۃ سے ایماندار کا نشان یہی پایا جاتا ہے۔ کہ اللہ کی یاد سے اس کا دل مؤثر ہو جلال خداوندی اس کے دل کو ڈرا دیوے۔

www.charaghia.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain scribd: bakthiar2k
http://vimeo.com/user13885879/video www.haqwalisarkar.com Youtbue bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org bakhtiar2k@hotmail.com
www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.marfat.com

عظمت الٰہی اُس کے دِل میں جاگزین ہو۔ پس ان صفات کا حاصل کرنا مومن بننے کے واسطے ہر ایک آدمی کو ضروری ہے۔ اور ظاہر ہے کہ یہ صفات اُنہی لوگوں سے مل سکتی ہیں۔ جو خود اُن کے مشّاق ہوں اور ان صفات سے مُتّصف ہو چکی ہوں وہ سوائے پیران عظام کے سوا اور کوئی نہیں ہو سکتا۔

چودھویں (۱۴) دلیل۔ قرآن پاک میں مُقرّبین کا خطاب مُقرّبان بارگاہ الٰہی کو عطا ہُوا ہے۔ اور درجہ مُقرّبین کا علمائے ظاہر سے نہایت اعلیٰ فرمایا گیا ہے۔ اِس کی تفصیل یہ ہے کہ بادشاہ کے نوکر دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک تو چوکیدار جنکا فرض ہے کہ راتوں کو غُل مچاتے رہیں اور لوگوں کو آگاہ کرتے رہیں تاکہ چور گھروں میں داخل نہ ہونے پاویں۔ یہ چوکیدار اگر چپ رہیں تو مُجرم ہوتے ہیں یہ چوکیدار تو علمائے ظاہر کو تصوّر کرو کہ ان کا فرض ہے کہ لوگوں کو وعظ و کلام سُنا کر دین کی اشاعت میں ساعی رہیں۔ اگر عالم چُپکا ہو رہے۔ تو حدیث شریف میں اُس کو گُنگا شیطان کہا گیا ہے۔ دُوسرے خاص نوکر ہوتے ہیں جو راز سے بھی آگاہ ہوتے ہیں اور خلوت خانہ شاہی میں بھی حاضر رہتے ہیں۔ بہت سے پوشیدہ امور اُن پر واضح ہوتے ہیں۔ مگر اُن کو زُبان ہلانا بالکل روا نہیں۔ اگر اظہار کر دیں تو ویسے ہی چھُرا۔ جیسے کہ چوکیدار خاموشی پر۔ مولانائے سعدی رحمۃ اللہ علیہ

ستانند زباں از رقیبان راز	کہ تا راز سلطاں نگویند باز

یعنے چور راز سے آگاہ نوکر ہوتے ہیں اُن کی زبانیں شاہی حکم سے کاٹ ڈالی جاتی ہیں تاکہ راز افشا نہ ہو جاوے۔ یہی صوفیائے کرام گروہ مُقرّبین ہیں۔ جنکی زبان خاموشی ہے دیکھو جامی رحمۃ اللہ علیہ کیا فرماتے ہیں۔ شعر

در عالم عشق بے زبانی اولےٰ	در عالم فقر بے نشانی اولےٰ

یہ رموز لکھنے پڑھنے میں نہیں آسکتے شعر

www.charaghia.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain scribd: bakthiar2k
http://vimeo.com/user13885879/video www.haqwalisarkar.com Youtbue bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org bakhtiar2k@hotmail.com
www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.marfat.com

این مدرسہ نیست جائے آواز	از سینہ بسینہ مے رسد راز

ایک اور بزرگ فرماتے ہیں "این علم درسی نبود در سینہ بود" یہی علم لدنی یا علم باطن اصل اصول دین و ایمان ہے۔ بغیر صحبت کاملاں یہ نعمت عظمیٰ نصیب نہیں ہوسکتی۔ یہ حدیث دل ہے ؎

حدیث سرِ دل دل داند وبس		زبان ولب دراں آگاہ نباشد
برزباں قفل است و دردل رازہا	دیگر	لب خموش و دل پرانہ آوازہا

یہ علم معرفت یا نورِ ایمان صرف صاحبدلوں کی خدمت سے مل سکتا ہے۔

پندرھویں ۱۵ دلیل - آیہ شریفہ من تاب وامن وعمل عملا صالحا فاولئک یبدل اللہ سیئاتہم حسنات - یعنے جو کوئی توبہ کرے اور ایمان لاوے اور عمل نیک کرے تو اُس کے سابقہ گناہوں کو ہم نیکیوں سے بدل دیتے ہیں۔ اس آیۃ سے مولا کی اپنے بندوں پر انتہادرجہ کی مہربانی اور عنایت ثابت ہوتی ہے۔ کہ ایک توبہ سے سارے پچھلے گناہ معاف فرمادیتا ہے۔ اور توبہ از روئے دیانت تو کافی ہے۔ کہ بندہ خدا کو حاضر جانکر اُس کے روبرو اپنے گناہ کا اقرار کرے اور اُس سے معافی طلب کرے۔ مگر ازروے شریعت ضروری ہے کہ توبہ کا ایک گواہ بھی ہو۔ چونکہ گواہ کی وقعت پر بڑا کچھ دارو مدار ہے اِس واسطے توبہ کا گواہ ایک کامل مرد خدا ہونا چاہئے۔ اور وہی مرشد ہوتا ہے۔

سولھویں ۱۶ دلیل - آیۃ شریفہ - قد افلح من زکّٰھا وقد خاب من دسّٰھا - یعنی اُس نفس کو جس نے پاک کرلیا وہ خلاصی پاگیا۔ اب نفس کے پاک کرنے کے واسطے اُس کے اخلاق ذمیمہ کو دور کرنا ضروری ہے تاکہ وہ نیک اخلاق سیکھے۔ اور نفس بالطبع سختی پسند ہے۔ صلح سے اس کا راہ پر آجانا ممکن نہیں تو کوئی پاک وجود تلاش کرنا چاہیئے۔ جس کا نفس پاک ہوچکا ہو اُس کی صحبت کو

www.charaghia.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain scribd: bakthiar2k
http://vimeo.com/user13885879/video www.haqwalisarkar.com Youtbue bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org bakhtiar2k@hotmail.com
www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.marfat.com

لازم پکڑنا اور اپنی کُل خواہشوں کو اُس کی خواہشوں کے ماتحت کر دینا چاہیئے نفس اُس کے رُعب اور دہشت سے دبکا رہیگا اور خباثت کو ظاہر نہ کریگا۔ بلکہ آہستہ آہستہ اُس دوسرے پاک شُدہ نفس کی عادات حاصل کرنے لگیگا۔ اُس آدمی کو جس کی صُحبت میں بیٹھ کر نفس پاک ہوتا ہے۔ مُرشد کہتے ہیں۔ اور مُرشد کی جس قدر اخلاق ذمیمہ کے دُور کرنے میں ضرورت ہے اُس سے زیادہ اخلاق حسنہ کے پیدا کرنے کے واسطے احتیاج ہے۔ غرض شیخ کے بغیر اِنسان کا نہ تو نفس پاک ہو سکتا ہے اور نہ اِنسان اِنسان بن سکتا ہے۔

سترھویں ۱۷ دلیل۔ آیۃ شریفہ ھو الاوّل والاخر والظّاھر والباطن اسم ظاہر کا پرتو تو علم ظاہر پر ہوتا ہے۔ اور اسم باطن کا پرتو علم باطن پر۔ علم ظاہر تو ہم علمائے ظاہر سے حاصل کر سکتے ہیں۔ مگر علم باطن کہاں سے حاصل کریں۔ وہ علمائے علم باطن سے حاصل ہو سکتا ہے۔ اور وہ لوگ ہیں کہ کاشفان اسرار غیب ہیں محرم راز ہیں۔ اسرار باطنی سے آگاہ ہیں۔ اُن کو علمائے باطن بھی کہتے ہیں۔

اٹھارھویں ۱۸ دلیل۔ آیۃ شریفہ۔ فسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون۔ اگر کوئی مسئلہ نہ تم جانتے ہو اور نہ کوئی عالم تم کو بتلا سکے تو تم ایسے ایسے مسائل اہل ذِکر سے پُوچھ لیا کرو۔ اس آیۃ سے ظاہر ہے کہ علمائے باطن کے سینہ میں وُہ جوہر ہے جس سے عُلمائے ظاہر و دیگر بنی نوع اِنسان بے خبر ہیں۔ کیونکہ خداوند نے اِس آیۃ میں اہل علم کا لفظ نہیں فرمایا۔ بلکہ اہل ذِکر یعنے ارباب باطن فرمایا ہے۔ اور ارباب باطن کے دِل نُور عرفان اور علم لدُنّی کے خزانے ہیں۔ ارباب باطن کو ہی پیران طریقت کہا جاتا ہے۔

اُنیسویں ۱۹ دلیل۔ نفس امارہ کا ثبوت قرآن پاک میں موجود ہے۔ اِس کی امارگی سے انبیاء علیہم السلام نالاں ہیں۔ پس نفس جو فطرتی شریر ہے۔ خود بخود شرارت کو نہیں

www.charaghia.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain scribd: bakthiar2k
http://vimeo.com/user13885879/video www.haqwalisarkar.com Youtbue bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org bakhtiar2k@hotmail.com
www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.marfat.com

چھوڑ سکتا۔ جب تک اس کا باقاعدہ علاج نہ کیا جاوے۔ اور اس کو آہستہ آہستہ مطیع نہ بنایا جاوے۔ اس کے علاج کرنے والے لوگ وُہی پیران عظام ہیں۔ جن کے علاج سے یہ نفس امارہ لوامہ اور مطمئنہ کے درجہ تک پہنچ جاتا ہے اور شرارتیں چھوڑ کر مطیع فرمان بنجاتا ہے۔ اُنکی خدمت غنیمت جاننی چاہیئے۔

بیسویں ۲۰ دلیل - آیۃ شریفہ۔ تعرج الملئکۃ والرّوح الیہ فی یوم کان مقدارہٗ خمسین الف سنۃ۔ فرشتے اور رُوح اُس کی طرف ایک ایسے دن میں عروج کرتے ہیں جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے۔ تو اس آیۃ کے حکم سے راہ سلوک پچاس ہزار سالہ راہ ہوئی۔ جس کو طے کرنے کے دو طریق ہیں۔ ایک تو اعمال صالحہ کی اور دوسرے توجہ شیخ کی۔ اس کی مثال یُوں سمجھو کہ ایک دریا ہے جس کو ہمنے عبُور کرنا ہے۔ اُس عبُور کے دو قاعدے ہیں۔ ایک تو بذریعہ شناوری کے اور دُوسرے بذریعہ کشتی کے۔ شناوری سیکھنے اور پھر اُس دریائے پچاس ہزار سالہ راہ کو عبُور کرنے واسطے عمر طویل چاہیئے۔ اور اس اُمّت کی عمریں ساٹھ اور ستّر سال کی ہیں۔ اور اِن ساٹھ سالوں میں ہزارہا مشاغل دُنیوی بھی ساتھ ہیں تو ہم کیونکر اس بیکران سمندر کو تیر کر عبُور کر سکتے ہیں۔ ہم کو وُہی دُوسرا راستہ اختیار کرنا چاہیئے۔ یعنے کسی ملّاح کشتیبان کے حوالہ اپنے آپ کو کردیں اور جس طرح سے وہ پار لیجانا چاہے ہم اُس میں چُون وچرا نہ کریں۔ جناب مجدد صاحب رح فرماتے ہیں کہ کسی کا یہ راستہ دس سال میں طے ہوجاتا ہے کسی کا بیس سال میں کسی کا ایک سال میں اور کسی کا ایک ماہ بلکہ ایک دن بلکہ ایک گھنٹہ میں بھی طے ہوجاتا ہے گر عنایات اور توجہ پیر پر سب کچھ موقوف ہے ؎

بے عنایات حق و خاصان حق	گر ملک باشد سیہ ہستش ورق

اکیسویں ۲۱ دلیل - آیۃ شریفہ۔ یاَیُّھا الّذین اٰمنوا اذکرُوا اللّٰہ ذکرًا

www.charaghia.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain scribd: bakthiar2k
http://vimeo.com/user13885879/video www.haqwalisarkar.com Youtbue bakhtiar2k

کثیراً۔ دوسری آیۃ۔ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللهِ

تیسری آیۃ۔ وَالذّٰکِرِیْنَ اللهَ کَثِیْرًا وَّالذّٰکِرٰتِ اَعَدَّ اللهُ لَھُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا۔ خداوند نے اوّل آیۃ میں کثرت سے ذِکر کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ دوسری آیۃ میں اِس قدر تاکید فرمائی ہے کہ سودا خریدنے یا بیچنے اور دُنیا کے کاروبار کرنے میں بھی ہماری **یاد** سے غافل نہ ہونا چاہیئے۔ تیسری آیۃ میں ذاکروں کے واسطے مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ فرمایا ہے۔ علاوہ اِس کے بیشمار آیتیں قرآن شریف میں ذاکروں کی تعریف میں بیان فرمائی ہیں۔ پس معلوم ہُوا کہ ذِکر بڑی نعمت ہے اور اِس کا حاصل کرنا موجب رضای خُداوندی ہے۔ یہ کیونکر حاصل ہوتا ہے۔ اِس امر کا فیصلہ میرے پیر و مرشد قبلہ و کعبہ رحمۃ اللہ علیہ نے نہایت مُفصل فرمایا ہے کہ" ذِکر نہیں حاصل ہوسکتا جب تک دِل نہ ہو اور دِل نہیں مِل سکتا جب تک **پیر** نہ ہو اور پیر نہیں مِل سکتا جب تک **ارادت** نہ ہو۔ اِس فیصلہ میں بھی مُرید کی طلب اور شیخ کی ضرورت کو ضروری قرار دیا گیا ہے۔ یعنی ذِکر کی حلاوت اور اُس کے انوار سے ہرگز دِل نورانی نہیں ہوسکتا۔ جب تک کہ کوئی شیخ باقاعدہ ذِکر کی تلقین نہ کرے۔ تو شیخ کا ہونا نہایت ضروری ہُوا۔ جو کہ دِل کو قابل بنادے پھر اُس میں ذِکر کا بیج بوئے۔

بائیسویں ۲۲ دلیل

آیۃ شریفہ۔ یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْھِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللهِ۔ یعنے اے ایماندارو ایسا نہ ہو کہ مال اور اولاد تمہاری تم کو اللہ کی یاد سے غافل کردیں۔ اِس آیۃ میں خداوند نے سب سے زیادہ خطرناک رُکاوٹیں جو ذاکر کو ذِکر الٰہی میں پیش آتی ہیں۔ بیان فرمائی ہیں۔ ایک تو حُب مال اور دُوسری حُب اولاد۔ ہم جہاں تک دیکھتے ہیں۔ لوگ اولادوں اور مال کے دُھن میں کچھ ایسے لگے ہوئے ہیں۔ کہ ذِکر خدا سے بالکل غافل ہوگئے ہیں

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org bakhtiar2k@hotmail.com
www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.marfat.com

اِس خسارہ سے اگر شخص جو کسی پیر کی صحبت میں رہ چکا ہو۔ خُوب واقف ہوتا ہے۔ غفلت چُونکہ ایک خوفناک مرض ہے۔ اسواسطے اس سے بچنے کے واسطے ضروری ہے کہ کسی مُرشد کی تلاش کی جاوے۔

تیئسویں ۲۳ دلیل

آیۃ شریفہ۔ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَۃَ عَلَی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَہَا وَاَشْفَقْنَ مِنْہَا وَحَمَلَہَا الْاِنْسَانُ۔ اگرچہ مُفسرین نے اس آیۃ میں لفظ امانت کی تفسیر میں بہت سی بحث کی ہے اور مختلف تفسیریں بیان فرمائی ہیں لیکن سب سے زیادہ مناسب اس کی تفسیر یہی ہے کہ امانت سے معرفت الٰہی مُراد ہے۔ جو صُوفیائے کرام کے سینوں میں ودیعت ہوئی ہے۔ شعر

نحوتے دارند وگبرے چوں شہاں	خادمی خواہند از اہلِ جہاں

وہ امانت یہاں سے حاصل کرنی چاہئے ؎

تانباشی پیش شاں راکع دوتو	کے سپارند آں امانت را بہ تو

یہ علم نیا جاری نہیں ہوا بلکہ حضرت آدم ؑ سے لیکر اسی طرح چلا آیا ہے۔ اور اس کے عالم بھی ہوتے چلے آئے ہیں۔ اور یہ عالم خدا کی رحمت کے نشان تا دورِ قیامت زمین پر موجود رہینگے۔ حضرت عیسےٰ ؑ کے زمانہ میں تو اس علم نے یہاں تک ترقی کی کہ لوگ دُنیا کے سب تعلقات چھوڑ کر اسی طرف کے ہو رہے اور رہبان بن کر پہاڑوں اور جنگلوں میں اپنی عمریں گذار دیں۔ لیکن حضور انور حضرت سیدنا محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کو درجہ اعتدال پر رکھ کر حکم دیا۔ کہ "خُدا کی یاد میں بندگانِ خُدا کے حقوق کو ہاتھ سے نہ دینا چاہئے۔ اللہ کو یاد کرو دل سے اور مخلوق کی خدمت کرو جسم سے"۔ چُنانچہ اب بھی صُوفیای کرام کا یہی دستور العمل ہے ؎

از دروں شو آشنا و زبروں بیگانہ وش	اینچنیں زیبا روش کمتر بود اندر جہاں

اور جس قدر غوث۔ قطب۔ ولی۔ ابدال۔ اوتاد آجتک گذرے ہیں وہ سب کبھی

www.charaghia.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain scribd: bakthiar2k
http://vimeo.com/user13885879/video www.haqwalisarkar.com Youtbue bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org bakhtiar2k@hotmail.com
www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.marfat.com

نہ کسی کی غلامی کر کے اس مرتبہ اعلیٰ کو پہنچے ہیں پس مرتبہ قربِ الٰہی حاصل کرنے کے واسطے کسی پیر کیساتھ بیعت کرنا لازمی ہے اور اس کے بغیر جہالت اور گمراہی ہے ہدایت پانے کا یہی قاعدہ مقرر ہے اور یہی قیامت تک رہیگا۔ مصرعہ

گم آں شد کہ دُنبال راعی نہ رفت

چوبیسویں ۲۴ دلیل۔ آیۃ شریفہ۔ ومن یعش عن ذکر الرحمان نقیض لہٗ شیطانا فھولہٗ قرین۔ یعنی جو کوئی اللہ کی یاد سے غافل ہو جاوے اُس کے ساتھ ہم ایک شیطان مقرر کر دیتے ہیں جو اُس کے ساتھ ساتھ رہتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔ کہ شیطان نے دل پر پنجہ مارا ہوا ہے۔ جب کوئی آدمی پیر کی خدمت میں حاضر ہوتا ہے تو وہ پنجہ دل سے چھوٹ جاتا ہے۔ بعد ازاں جب تک پیر کی توجہ مرید کی طرف رہے یا مرید کا خیال پیر کی جانب رہے۔ تب تک اُس مرید کا دل شیطان کے دخل سے محفوظ رہتا ہے۔ چونکہ انسان کے سارے جسم کی اصلاح صرف دل کی اصلاح پر موقوف ہے۔ تو لازم ہے کہ کسی پیر کے ساتھ تعلق پیدا کر کے دل کو پنجۂ شیطان سے نجات دیجاوے۔ تاکہ دل کی اصلاح ہو جاوے۔

پچیسویں ۲۵ دلیل۔ آیۃ شریفہ۔ یاایھا الذین امنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین۔ یعنی اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور صادق لوگوں کے ساتھ رہا کرو۔ صادقین سے مراد صوفیائے کرام ہیں۔ ان کی صحبت میں رہ کر ہم خوفِ خدا اپنے دلوں میں پاتے ہیں۔ گناہوں سے محفوظ رہتے ہیں۔ قرآن شریف کی اس آیۃ میں بھی انہیں لوگوں کی صحبت کی طرف اشارہ ہے۔ چنانچہ تفسیر روح البیان میں اس آیۃ کے ضمن میں مرقوم ہے۔ "الصادقون ھم المرشدون الی طریق الوصول فاذا کان السالک فی جملۃ احبابھم ومن زمرۃ الخدام فی عتبۃ بابھم فقد بلغ محبتھم وتربیتھم وقوۃ ولایتھم الی مراتب فی السیر

www.charaghia.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain scribd: bakthiar2k
http://vimeo.com/user13885879/video www.haqwalisarkar.com Youtbue bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org bakhtiar2k@hotmail.com
www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.marfat.com

الی اللہ و ترک ما سواہ قال حضرۃ شیخ الاکبر قدس سرہ الاطہر
ان لم تجر افعالک علیٰ مراد غیرک لم یصح لک انتقال عن ھواک و لو جاھدت
نفسک عمرک فاذا وجدت من یحصل فی نفسک حرمتہ فاخدمہ و کن
فیما بین یدیہ یتصرف فیک کیف یشاء لا تدبیر لک فی نفسک معہ
تعش سعیداً ابداً لامتثال ما یامرک بہ و ینھاک عنہ فان امرک
بالحرفۃ فاحترف عن امرہ لا عن ھواک وان امرک بالقعود فقعدت عن
امرہ لا عن ھواک فھو اعرف بمصالحک منک فاسع یا بنی فی طلب
شیخ یرشدک و یعصم خواطرک حتی تکمل ذاتک بالوجود الالٰھی و
حینئذ تدبیر نفسک بالوجود الکشفی الاعتصامی کذا فی مواقع النجوم
(و فی المثنوی)

چوں گزیدی پیر نازک دل مباش	سست و ریزیدہ چو آب و گل مباش
چوں گرفتی پیر ہین تسلیم شو	ہمچو موسیٰ زیر حکم خضر رو
شیخ را کہ پیشوا و راہبر است	گر مریدے امتحاں کرد او خر است

خلاصہ اس کا یہ ہے کہ پیر صادق لوگ کون ہیں۔ وہی وصول الی اللہ کے طریق
کے راہ نما اور ہادی ہیں۔ اگر سالک راہِ حق اُن کے محبوں میں داخل ہو جائے۔
اور اُن کے آستانوں کا خادم بنجائے۔ اُس کو اُن کی محبت حاصل ہو جائے گی اور
اُن کی تربیت میں داخل ہو کر سیر الی اللہ اور ترکِ ماسوا کے درجہ تک پہنچ جائیگا۔
حضرت شیخ الاکبر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر تُو اپنے تمام امور کو کسی پاک وجود
کے امر کے تحت نہ کرے تو تو ہوا و حرص کے جال سے کبھی رہائی نہیں پا سکتا۔ اگرچہ
تُو ساری عمر اپنے نفس کو مجاہدہ میں ڈالے رکھے۔ پس اگر تجھے کوئی ایسا وجود مِل
جاوے جس کی تعظیم و تکریم تو اپنے نفس میں پاوے تو اُس کی خدمت لازم پکڑ

www.charaghia.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain scribd: bakthiar2k
http://vimeo.com/user13885879/video www.haqwalisarkar.com Youtbue bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org bakhtiar2k@hotmail.com
www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.marfat.com

اور اپنے آپکو اُس کے سپرد اس طرح سے کردے جیسے کہ میت غسال (میت نہلانیوالے) کے بس میں ہوتی ہے۔ وہ جس طرح چاہے تجھ میں تصرف کرے تو اپنی سب تدبیریں چھوڑ دے۔ تیرا اُس کے ساتھ زندگی بسر کرنا عین سعادت ہے۔ تجھے چاہیئے کہ جو وہ امر کرے۔ فوراً اُس کی تعمیل کرے اور جس بات سے وہ منع کرے اس سے ہٹ جاوے۔ اگر تجھ کو کسب کے لئے حکم کرے تو اُس کے حکم سے کسب کر نہ اپنی خواہش نفسانی سے۔ اور اگر تجھ کو کسب کے ترک کرنے کا حکم دے تو اُس کے حکم سے ترک کر نہ اپنی مرضی سے۔ کیونکہ وہ تیری بہتری کو تجھ سے بہتر جانتا ہے۔ پس اے فرزند شیخ کی تلاش میں سعی کر جو تیری رہنمائی کرے اور تجھ کو خواطر نفسانی سے بچائے۔ یہاں تک کہ تیرا نفس پاک ہو جاوے الخ۔ انتہیٰ کلامہ"

چھبیسویں دلیل ۲۶ - آیہ شریفہ - اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْہِمْ - یعنے اے رسول جو لوگ تمہارے ساتھ بیعت کرتے ہیں وہ ہماری ہی بیعت کرتے ہیں۔ اللہ کا ہاتھ اُن کے ہاتھوں کے اوپر ہوتا ہے سلسلہ میں بیعت کرنے سے یہ مراد ہے کہ جب کوئی طالب کسی پیر کے ساتھ بیعت کرتا ہے یعنے پیر کے ہاتھ میں ہاتھ دیتا ہے تو اُس کا ہاتھ سلسلہ میں مسلسل ہو کر جناب رسالت مآب علیہ الصلوٰۃ السلام کے مبارک ہاتھ میں پہنچتا ہے۔ جب کہ طالب رسول علیہ السلام کے ہاتھ میں ہاتھ دیچکا۔ تو اِس آیۃ کے حکم سے اُس کا ہاتھ خدا کے دست قدرت میں پہنچ گیا۔ یہ ادنےٰ فائدہ پیر سلسلہ کے ساتھ بیعت کرنے کا ہے

ستائیسویں دلیل ۲۷ - تعبد اللّٰہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک - یعنے اپنے پروردگار کی اس طرح عبادت کر گویا کہ تو اُس کو دیکھتا ہے۔ اور اگر یہ مرتبہ تجھکو حاصل [illegible] تو یہ سمجھ لے کہ خدا تعالےٰ تجھکو دیکھتا ہے۔ یہ

www.charaghia.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain scribd: bakthiar2k
http://vimeo.com/user13885879/video www.haqwalisarkar.com Youtbue bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org bakhtiar2k@hotmail.com
www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.marfat.com

حدیث شریف صحیح مسلم اور بخاری میں موجود ہے۔ شریعت میں اس کو علم احسان سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اس علم احسان کے حاصل کرنے کے واسطے ضرور ہے کہ کسی پیر و مرشد کے پاس حاضر ہو کر اُن سے یہ علم حاصل کیا جائے۔ کیونکہ یہ علم بغیر پیران عظام کی خدمت میں حاضر ہونے کے حاصل نہیں ہو سکتا۔ اسلئے اُن کی خدمت میں حاضر ہونا ضروری ہے۔

اٹھائیسویں ۲۸ دلیل ۔ حدیث شریف حضرت ابو ہریرہ رضؓ سے مروی ہے۔

حفظت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعائین فاما احدھما فبثثتہ فیکم واما الاخر فلو بثثتہ فیکم قطع ہذا البلعوم منی یعنی مجرا الطعام رواہ البخاری

یعنے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے دو علم لئے۔ اُنمیں سے ایک تو تمہارے درمیان ظاہر کرتا ہوں۔ اور اگر دوسرا ظاہر کروں تو میرا گلا کاٹا جائے۔ اس حدیث شریف سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ ایک علم باطنی دوسرا علم ظاہری ہے۔ علم ظاہری تو عالمان ظاہر سے حاصل کر سکتے ہیں۔ لیکن علم باطن عالمانِ باطنی کی خدمت میں حاضر ہونے کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا۔ اسلئے ضرور ہوا کہ کسی پیر طریقت کی خدمت میں حاضر ہو کر وہ علم بھی حاصل کیا جائے۔ اگرچہ اس قحط الرجال کے زمانے میں بندگانِ خدا کا ملنا بہت ہی مشکل ہو گیا ہے۔ مگر طلب اور جستجو ضروری ہے۔ جو شخص طالب راہ خدا ہو گا خداوند کریم اُس کو خود رہبر ملا دیگا۔ فقیر کے دل میں ایک دن خیال آیا کہ ایک وہ زمانہ تھا کہ صدہا بندگانِ خدا یعنی اولیاء اللہ زمانے میں موجود تھے۔ جہاں طالبانِ علم باطن چاہتے تھے حاضر ہو کر مستفیض ہو سکتے تھے۔ اور اپنی مشکلات کے واسطے دعائیں کرا سکتے تھے۔ اور اپنی کسی مصیبت کے وقت اُن کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے دل کی تسلی واطمینان کر سکتے تھے۔ اور ایک یہ زمانہ ہے کہ لاہور وامرتسر جیسے بڑے بڑے شہروں میں جن میں قریباً تین لاکھ کی آبادی ہے۔ ایک ایسا متبرک وجود بظاہر معلوم نہیں ہوتا۔ اس کے بعد ایک دن وہ بھی آجائیگا

www.charaghia.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain scribd: bakthiar2k
http://vimeo.com/user13885879/video www.haqwalisarkar.com Youtbue bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org bakhtiar2k@hotmail.com
www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.marfat.com

کہ مختلف مقامات میں جو بعض مُتبرک وجُود عالمانِ علمِ باطن موجُود ہیں اِن کا مِلنا بھی مشکل ہو جائیگا۔ طالبان راہِ خدا کو لازم ہے کہ اُن کی خدمت میں حاضر ہو کر علم باطن حاصلکر کے راہِ نجات حاصل کریں۔ اور حوادثات زمانہ سے محفوظ رہیں۔ اگر در خانہ کس است یک حرف بس است۔

اُنتیسویں ۲۹ دلیل۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ کو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علم دو ہیں۔ ایک وُہ علم جو زبان کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اور ایک وہ جو دِل سے تعلق رکھتا ہے۔ اور فرمایا کہ یہ دوسرا یعنی دِل کا علم زیادہ نافع اور ضروری ہے۔ پس زبان کا عِلم تو عالمانِ ظاہر سے حاصل کر سکتے ہیں۔ مگر علم قلب سوائے عالمانِ باطن یعنی صوفیائے کرام کے حاصل نہیں ہو سکتا اِسواسطے اُن کی خدمت میں حاضر ہونا ضروری ہے۔ حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

علم خوانی ہم طریقش قولی است	حرف آموزی طریقش فعلی است
فقر خواہی او بصحبت قائم است	نے زبانت کار مے آئد نہ دست

مختصر یہ کہ علم قلبی یعنی علم باطن صوفیائے کرام کی خدمت میں حاضر ہونے اور اُن کی صُحبت سے مُستفیض ہونے کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا۔ اُسی کا نام فقر یعنی عِلم باطن ہے۔ جس کے واسطے پیر و مُرشد کی ضرورت ہے۔

اب مَیں اِس مضمون کو دُعا پر ختم کرتا ہوں۔ خداوند عالم اِس کو قبول فرماوے اور اِس مختصر تحریر کو طالبانِ خُدا کی ہدایت کا ذریعہ بناوے۔ بحرمت النبی و آلہ الامجاد ؎

اندکے پیش تو گُفتم غمِ دِل ترسیدم
کہ دِلِ آزردہ شوی ورنہ سخنہا بسیار است

جامعہ علی عفی عنہ

www.charaghia.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain scribd: bakthiar2k
http://vimeo.com/user13885879/video www.haqwalisarkar.com Youtbue bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org bakhtiar2k@hotmail.com
www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.marfat.com

لندن میں عید۔ اس سال لندن میں نوجوانانِ پنجاب جو بغرض تعلیم یا سیرو سیاحت گئے ہوئے تھے۔ اُنھوں نے مقام ہائٹ پارک پر نماز عید الفطر ادا کی۔ باشندگانِ لندن نے مسلمانوں کے اِس عمل کو نہایت ہی تعجب اور عزت کی نگاہ سے دیکھا۔ (ابزرور)

نہایت افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ سید محمد شفیع صاحب ساکن موضع بھرتھ متصل دینا نگر جو عالیجناب زبدۃ الکاملین قدوۃ الواصلین سراج السالکین حضرت مولوی۔ حافظ سید جماعت علیشاہ صاحب علی پوری مدظلہم کے خلفاء میں سے تھے۔ اور آپ کے وجود پاک سے ہزارہا بندگانِ خدا فیضیاب ہوئے تھے۔ مورخہ ۹ جنوری ۱۹۰۵ء کو بقضائے الٰہی فوت ہو گئے ہیں۔ اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ رَاجِعُون۔ خداوند تعالیٰ اُن کو جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ آمین۔

حضرت قبلۂ عالم شاہ صاحب ممدوح الصدر کا مزاج مبارک بفضلہٖ تعالیٰ بالکل تندرست ہے۔ اب بخار و کھانسی وغیرہ کی شکایت بالکل نہیں ہے۔

انجمن مستشار العلماء کا سالانہ جلسہ بتواریخ ۲۴-۲۵-۲۶ ماہ دسمبر ۱۹۰۴ء مسجد شاہی لاہور میں بڑی رونق سے منعقد ہُوا۔ مجمع عام تھا۔ گو جلسہ کا دوسرا ہی سال تھا۔ پھر بھی امید سے زیادہ رونق ہوئی۔ اور یہ ساری برکت حضرت شاہ صاحب ممدوح الصدر کے وجود پاک کی تھی اور آپ ہی اِس کے صدر جلسہ تھے۔ اُمید ہے کہ آئندہ یہ جلسہ بڑا ہی بارونق ہُوا کریگا۔

انجمن نعمانیہ لاہور کا سالانہ جلسہ بتواریخ ۲۷-۲۸-۲۹-۳۰ دسمبر ۱۹۰۴ء کو بڑا بارونق ہُوا۔ جسمیں بڑے بڑے علماء کرام و صلحاء عظام دُور دُور سے تشریف لائے ہوئے تھے۔ اِس جلسہ میں اہل اسلام کا مجمع عام تھا۔ اور اسمیں بھی قبلۂ عالم حضرت شاہ صاحب ممدوح صدر جلسہ تھے۔

www.charaghia.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain scribd: bakthiar2k
http://vimeo.com/user13885879/video www.haqwalisarkar.com Youtbue bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org bakhtiar2k@hotmail.com
www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.marfat.com

مدرسہ تعلیم القرآن انارکلی لاہور کا جلسہ ۳۱ - دسمبر ۱۹۰۴ء ویکم و دوم جنوری ۱۹۰۵ء کو بڑی رونق سے ہؤا - اسمیں بھی عالیجناب حضرت شاہ صاحب ممدوح ہی صدر جلسہ تھے - اور آپ کے وجود پاک کی برکت سے اس جلسہ نے وُہ رونق پائی جو کبھی بھی اس مدرسہ کے نصیب میں نہ ہوئی تھی - امید ہے کہ آپ کی اگر توجہ رہی تو یہ جلسہ نہایت ہی دہوم دھام سے ہؤا کریگا - ہم اِن تینوں انجمنوں کو تہِ دل سے مبارک باد دیتے ہیں - جنکو خداوند تعالٰی نے جناب حضرت شاہ صاحب ممدوح الصدر جیسا وجود پاک صدارت کے واسطے عطا فرمایا -

عالیجناب حضرت شاہ صاحب ممدوح الصدر آج کل لاہور میں رونق افروز ہیں - اور عنقریب حسب درخواست یارانِ قصور و فرید کوٹ - فیروزپور کیطرف دورہ فرماویں گے - اُمید ہے کہ مذکورہ بالا مقامات کو رونق بخشتے ہوئے بیکانیر کی بھی سَیر فرماویں گے -

چونکہ بعض مقامات میں مرض طاعون پھر پھوٹ پڑا ہے - اس واسطے تمام یاروں کو حسب فرمان عالیجناب حضرت شاہ صاحب ممدوح اجازت دیجاتی ہے کہ اپنے اپنے گھروں میں علی الصبح سورۃ تغابن تین۳ بار اول آخر درود شریف گیارہ گیارہ بار بآواز بلند پڑھیں اور اپنے اہل و عیال پر دم کر دیا کریں -

چونکہ سیال کوٹ - کوہاٹ - جموں - قصور - پشاور - امرتسر وغیرہ مقامات میں ہمارے یاران طریقت ہفتہ میں ایک بار جمع ہو کر حلقۂ ذکر کیا کرتے ہیں - اسواسطے یاران لاہور کو بھی لازم ہے - کہ ہفتہ (شنبہ) کی شام کو مسجد ٹلو لمیاں میں سارے یار جمع ہو کر حلقۂ ذکر کیا کریں -

ماہ رمضان المبارک میں امسال بھی ختم شبینہ بڑی رونق سے ہُؤا - اور عالیجناب حضرت شاہ صاحب ممدوح سوائے سیالکوٹ کے اور سب جگہوں میں رونق افروز رہے -

www.charaghia.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain scribd: bakthiar2k
http://vimeo.com/user13885879/video www.haqwalisarkar.com Youtbue bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org bakhtiar2k@hotmail.com
www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.marfat.com

رسیدِ زر

۱	بابو غلام یٰسین صاحب اسٹیشن ماسٹر رائونڈ	عکہ/
۲	ڈاکٹر عنایت حسین صاحب بیکانیر	عہ/
۳	چودھری نواب خاں صاحب تنگائی تحصیل اجنالہ ضلع امرتسر	عکہ/
۴	منشی محمد فیروز الدین صاحب اہلمد مال ضلع میرپور ریاست جموں	عکہ/
۵	شیخ عزیز احمد صاحب نائب تحصیلدار کوٹ کپورہ۔ فرید کوٹ	سے/
۶	منشی محمد اسرائیل صاحب اپیل نویس۔ فرید کوٹ	سے/
۷	منشی مقبول احمد صاحب عرائض نویس۔ فرید کوٹ	عکہ/
۸	مولوی عبد العزیز صاحب کلرک ریلی برادرس ہانسی ضلع حصار	عکہ/
۹	مستری احمد بخش صاحب۔ کوئٹہ۔ ورکشاپ	عکہ/
۱۰	مولوی محمد اسماعیل صاحب ریلی برادرس ایجنٹ امرتسر	عکہ/
۱۱	پیر برکت علی شاہ صاحب۔ کوئٹہ	۵ھ
۱۲	مولوی حسام الدین صاحب متعلم ٹریننگ کالج لاہور	عکہ/

نوٹ۔ مندرجہ بالا رقمیں رسالہ کے طبع ہونے سے پیشتر وصول ہو چکی ہیں۔ اڈیٹر

www.charaghia.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain scribd: bakthiar2k
http://vimeo.com/user13885879/video www.haqwalisarkar.com Youtbue bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org bakhtiar2k@hotmail.com
www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.marfat.com

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

التماس

رسالہ انوار الصوفیہ جس کے انوار آفتاب کی طرح درخشاں ہیں جس کے مضامین علم سلوک اور تصوف کے روح و روان ہیں۔ اسلام کا لب لباب اور بوستانِ دین کا گُل انتخاب کہنا اِسے زیبا ہے۔ اللہ اللہ کیسے اسرار رُوحانیت کے گلہائے رعنا اُسمیں شگفتہ ہو رہے ہیں۔ قلب مومن اگر عرش ہے تو اِس رسالہ کا ایک ایک نکتہ اُس عرش کی قندیل ہے۔ یعنی مومنوں کے قلب اُس کے انوار فیض سے مُنوّر ہونگے۔ یہ رسالہ نہیں ہے ایک گلدستہ ہے۔ جسمیں گلشن ایجاد کے نادر پھول سجا کر اصحاب ذوق کے پیش کئے گئے ہیں۔ یہ اور رسالوں کی طرح ایکبار مطالعہ کے بعد تقویم پارینہ سمجھا جا کر ردی میں پھینکا جانے کے لائق نہیں ہے۔ اس کو دیکھئے پھر دیکھئے۔ بار بار دیکھئے بلکہ اِس قدر دیکھئے کہ محو تماشا ہو جائیے۔ یہ شاہد معنی ہر بار نئے لباس میں جلوہ گری کریگا۔ اور نئی ادا سے صُورت دکھاویگا۔ نظر باز آنکھ اور قدر دان دِل کا ہونا شرط ہے۔ اِس کی بیقدری محرُومیت کی دلیل ہے۔ آئیے اِس عزیز کا خیر مقدم کیجئے اور اِس کو آنکھوں کی راہ سے دِل میں اور دل سے پردۂ جان میں اُتاریئے اور اِس کی ہر بار نئی ادا کو مُلاحظہ فرمائیے۔ اور اِس شعر کو بار بار اِس کے حضور میں پڑھیئے ؎

ہر دم چمنِ خُود را برنگِ دگر افزائی   شورِ دگر انگیزی ذوقے دگر افزائی

مگر حدِ ادب رہے۔ راقم ایڈیٹر

www.charaghia.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain scribd: bakthiar2k
http://vimeo.com/user13885879/video www.haqwalisarkar.com Youtbue bakhtiar2k